ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

مارچ 2021ء

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 23 مارچ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں باقاعدہ جماعت احمدیہ کی بھی بنیاد پڑی۔ جماعت میں یہ دن یومِ مسیح موعودؑ کے نام سے منایا جاتا ہے۔ اس دن کی مناسبت سے جلسے بھی ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور آپؑ کے آنے کے مقصد کے بارہ میں بھی بتایا جاتا ہے۔ ...

پس آج دو سو سے اوپر ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کی سچائی دنیا پر ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپؑ کے مشن کو پھیلانے والوں میں حصہ دار بنائے اور ہمارے ایمان و ایقان کو مضبوط کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2020ء۔ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 10 اپریل 2020ء، صفحہ 5، 7)

مارچ 2021ء جلد نمبر 50 شمارہ 3

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیر

شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

فہرست مضامین

★ قرآن مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ وکیل اعلیٰ و صدر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان مکرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب وفات پا گئے	14
★ دعوت الی اللہ میں حکمت کے تقاضے از شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا	16
★ ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے چند اقتباس	17
★ امت محمدیہ میں آنے والے مہدی و مسیح کی علامات از الاسلام ویب سائٹ	19
★ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نمازیں از شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا	22
★ ماسک پہننے کا درست طریق، دستانوں کا استعمال، احتیاطیں اور تدابیر از مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب	23
★ رپورٹ عشرہ تبلیغ اور یوم تبلیغ جماعت احمدیہ ریجائنا از مکرم نوید اقبال صاحب	32
★ یادِ رفتگان: میرے پیارے والد محترم چوہدری عبدالحفیظ صاحب مرحوم از مکرم عبدالعلیم صاحب	34
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	39

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ۝ ھُوَالَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ٭ وَاِنۡ کَانُوۡامِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ۙ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ ؕ وَھُوَالۡعَزِیۡزُالۡحَکِیۡمُ ۝

(سورۃ الجمعۃ 62 :2-4)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، قَالَ کُنَّا جُلُوۡساً عِنۡدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ، اِذَانَزَلَتۡ عَلَیۡہِ سُوۡرَۃُ الۡجُمُعَۃِ ،فَلَمَّا قَرَأَ: وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡابِھِمۡ ، قَالَ رَجُلٌ: مَّنۡ ھٰؤُلَآءِ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ؟ فَلَمۡ یُرَاجِعۡہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَأَلَہٗ مَرَّۃً اَوۡمَرَّتَیۡنِ اَوۡثَلَاثًا قَالَ وَفِیۡنَا سَلۡمَانُ الۡفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلۡمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوۡ کَانَ الۡاِیۡمَانُ عِنۡدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِنۡ ھٰٓؤُلَآءِ

(صحیح بخاری . کتاب التفسیر، باب التفسیر سورۃ الجمعۃ . بحوالہ حدیقۃ الصالحین۔ایڈیشن 2015ء، حدیث950،صفحہ755

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنخضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ. پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ’’کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے‘‘۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہؐ! یہ کون لوگ ہیں (جو درجہ تو صحابہؓ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔) حضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنخضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں ۔ ... اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں، جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں، حال کے ذریعہ سے، نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید، جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 180)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 306-307)

مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

(ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 9)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2021ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم جنوری 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خوارج کے گروہ نے اس فتنے کو دور کرنے کے لئے یہ مشورہ کیا کہ جس قدر بڑے آدمی ہیں ان کو قتل کر دیا جائے۔ انہوں نے حضرت علی، حضرت امیر معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بیک وقت قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ باقی دونوں افراد پر حملہ کرنے والے تو ناکام رہے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کرنے والے نے جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت آپؓ پر حملہ کیا اور یہ الفاظ کہے کہ علیؓ! تیرا حق نہیں کہ تیری ہر بات مانی جائے بلکہ یہ حق صرف اللہ کا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی پیش گوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی اور آپؓ کے قاتل کو اولین و آخرین میں بدبخت ترین فرد قرار دیتے ہوئے اسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والے سے تشبیہ دی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ کرنے والا شخص ابنِ ملجم جب قیدی بنا کر آپ کے سامنے لایا گیا تو آپؓ نے اسے عزت سے ٹھہرانے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو اسے قتل کروں گا یا معاف کر دوں گا۔ اگر میں مرگیا تو اسے قصاص میں قتل کر دینا لیکن حد سے نہ بڑھنا۔ آپؓ نے ہدایت فرمائی کہ ابنِ ملجم کے پیٹ اور شرم گاہ میں نیزہ نہ مارا جائے۔

خوارج میں سے جن تین آدمیوں نے مکہ میں جمع ہو کر تین اہم ترین شخصیات کو قتل کرنے کے لئے خود کو پیش کیا ان کے نام یہ ہیں: عبدالرحمٰن بن ملجم جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کیا۔ برک بن عبداللہ تمیمی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمرو بن بکیر تمیمی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے لئے خود کو پیش کیا۔ ان لوگوں نے رمضان کی سترھویں رات اپنے مذموم مقصد کے لئے منتخب کی اور پھر ابنِ ملجم کوفہ چلا آیا۔

شہادت کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مجھے آپؐ کی امت کی طرف سے ٹیڑھے پن اور جھگڑے کا سامنا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے خلاف دعا کرو۔ میں نے کہا اے اللہ! مجھے ان کے بدلہ میں وہ دے جو ان سے بہتر ہو اور انہیں میرے بدلہ میں مجھ سے بدتر دے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وصیت میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اعلانِ توحید کے بعد فرمایا کہ تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور تفرقہ نہ کرنا کیونکہ میں نے ابوالقاسم ﷺ سے سنا ہے کہ باہمی تعلقات کی اصلاح کرنا نفل نمازوں اور روزوں سے بہتر ہے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ یہ بڑی اہم بات ہے اسے یاد رکھنا چاہئے آپس میں صلح صفائی سے رہنا، اصلاح کرنا یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ آپؓ نے مسکینوں اور یتامی کی خبرگیری کا حکم دیا نیز فرمایا کہ نماز کی حفاظت کرو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو نہ چھوڑو ورنہ تم سے برے تمہارے حاکم بن جائیں گے۔

حضورِانور نے فرمایا: نیک کاموں کا کہنا اور برے کاموں سے روکنا یہ بڑی ہی اہم بات ہے ورنہ تم میں سے برے لوگ تمہارے حاکم بن جائیں گے۔ پھر تم دعائیں کرو گے مگر تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ یہی آج کل مسلمان ملکوں کا حال ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر پر آنے والے مہلک زخم کے آثار بھانپ کر ایک روز فرمایا کہ میں تم لوگوں سے جدا ہونے والا ہوں۔ یہ سن کر آپؓ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو پڑیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم وہ دیکھ لو جو میں دیکھ رہا ہوں تو تم رونا چھوڑ دو۔ فرمایا: میں نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ فرشتوں اور نبیوں کے وفد ہیں۔ محمد رسول اللہ

ﷺ بھی وہاں ہیں اور فرماتے ہیں اے علیؓ! خوش ہو جاؤ کیونکہ جس طرف تم جا رہے ہو وہ اس سے بہتر ہے جس میں تم موجود ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؓ کی وفات پر حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! آج وہ شخص فوت ہوا ہے جس کی بعض باتوں کو نہ پہلے پہنچے اور نہ بعد کو آنے والے پہنچیں گے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں جنگ کے لئے بھیجتے تو جبرائیل ان کے دائیں اور میکائیل بائیں طرف ہوتے۔ انہوں نے صرف سات سو درہم اپنا ترکہ چھوڑا۔ وہ اس رات فوت ہوئے جس رات عیسیٰؑ کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی یعنی رمضان کی ستائیسویں تاریخ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے دونوں بیٹوں اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غسل دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپؓ کی تدفین سحری کے وقت ہوئی۔ آپؓ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے جسدِ مبارک کو لگائے گئے مشک سے بچا ہوا کچھ تبرک تھا۔ آپؓ نے وصیت کی تھی کہ وہ مشک آپؓ کی میت کو لگایا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں۔ بعض کے مطابق آپؓ کو کوفہ کی جامع مسجد میں دفن کیا گیا یا مدینہ منتقل کر کے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی قبر کے پاس جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ شیعہ روایات کے مطابق آپؓ کا مزار نجف میں ہے۔ جب کہ علامہ ابن اثیرؒ اور امام ابن تیمیہؒ کے مطابق اس بات کی کوئی دلیل نہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ وہاں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف وقتوں میں آٹھ شادیاں کیں جن سے چودہ لڑکے اور انیس لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

آپؓ کے فضائل کی نسبت آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے، جو اس شہر کا قصد کرے اسے چاہئے کہ وہ اس کے دروازہ پر آئے۔

اس روایت کا ذکر کرتے ہوئے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ علماء کی بہادری کے ضمن میں فرماتے ہیں پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول کریم ﷺ نے علماء میں سے قرار دیا مگر جنگِ خیبر میں سب سے نازک وقت پر اسلام کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے وقت علماء بزدل نہیں تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ ایک وقت تھا کہ میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا اور آج میری زکوٰۃ چار ہزار یا ایک روایت کے مطابق چالیس ہزار دینار تک پہنچ چکی ہے۔ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم میرے بھائی اور میرے ساتھی ہو۔ اسی طرح فرمایا کہ جنت تین آدمیوں یعنی حضرت علی، حضرت عمار اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مشتاق ہے۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ اے علیؓ! اللہ نے تمہیں ایک ایسی خوبی عنایت کی ہے کہ اس سے بہتر خوبی اس نے اپنے بندوں کو عطا نہیں کی یعنی دنیا سے بے رغبتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنت میں جس درجہ میں مَیں ہوں گا اس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ہوں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے سال کے تناظر میں فرمایا کہ آج نئے سال کا پہلا دن اور پہلا جمعہ ہے۔ دعا کریں کہ یہ سال جماعت، دنیا اور انسانیت سب کے لئے بابرکت ہو۔ ہم اپنے فرض ادا کرتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر حقوق اللہ اور حقوق العباد بجا لانے والے ہوں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اپنے رنگ میں دنیا والوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

گزشتہ ایک سال سے ہم ایک انتہائی خطرناک وبائی مرض کا سامنا کر رہے ہیں لیکن دنیا کی اکثریت اس بات کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتی کہ کہیں یہ وبا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں اپنے حقوق و فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لئے نہ ہو۔ چند ماہ پہلے میں نے بہت سے سربراہانِ حکومت کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے خطوط بھی لکھے تھے۔ بعض سربراہان نے جواب بھی دیئے لیکن ان کے جواب دنیاداری والے جواب تھے۔ خدا کا خانہ جو میں نے بہت بڑا بیان کیا تھا اس کا ذکر ہی نہیں کیا۔ دنیا کے ہر لیڈر اور ہر عقل مند انسان کو پتہ ہے کہ اس وبا کے بعد کے اثرات بہت خطرناک ہوں گے لیکن اس کے باوجود اصل حل کی طرف توجہ نہیں دیتے اور صرف دنیاوی کوششوں کی طرف توجہ ہے۔ پس ہر احمدی کو غور کرنا چاہئے کہ اس کے سپرد کتنا بڑا کام کیا گیا ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلے اپنے اندر پیار محبت اور بھائی چارہ کی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا کو اس جھنڈے کے نیچے لایا جا سکے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بلند کیا تھا۔ تب ہی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے اور نئے سال کی مبارک باد دینے اور لینے کے مستحق قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

حضورِ انور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لئے دعا کی ایک بار پھر تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں بعض مولوی اور سرکاری اہل کار ظلم پر اترے ہوئے ہیں۔ یہ دنیا دار لوگ حکومت اور دولت کے بل بوتے پر ہم پر ظلم تو کر سکتے ہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ ہم اس

خدا کے ماننے والے ہیں جو نِعم المولی و نِعم النصیر ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم دعاؤں سے اپنی عبادتوں کو مزید سجائیں اور اگر ہم یہ کرلیں گے تو پھر ہم کامیاب ہیں۔

الجزائر میں ایک عدالت نے سب احمدیوں کو بری کیا تھا اور دوسری عدالت نے معمولی جرمانہ کر کے تقریباً ساروں کو فارغ کر دیا۔اس کے باوجود بھی ابھی کچھ اسیر ہیں،اسی طرح پاکستان کے اسیروں کے لئے بھی دعا کریں۔مسلم امہ کے لئے بھی دعا کریں کہ وہ آنے والے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی عقل دے اور وہ اس کے بندوں کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہر ملک میں ہر احمدی کے لئے یہ سال رحمتوں اور برکتوں کا سامان بن کر آئے۔ آمین۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 8؍جنوری 2021ء

وقفِ جدید کے 64ویں سال کے آغاز کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8؍جنوری 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد،تعوذ،تسمیہ،سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت 246 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کا ذکر ہے جس کا نعوذ باللہ یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو انسانی پیسے کی ضرورت ہے۔قرض کے لغوی معنی اچھے یا برے بدلہ کے ہیں۔پس یہاں اس کے معنی ہوں گے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کو بہترین بدلہ دے۔یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کو دے رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہتری کے لئے خرچ کو خود خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کے برابر ٹھہرایا گیا ہے۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کی جائے وہ ضائع نہیں جاتی بلکہ یہ ایسا قرض ہے جسے اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ یہ سوال اٹھا کر کہ کون ہے جو مجھے قرضِ حسنہ دے اس طرف ترغیب دلائی گئی ہے کہ کون ہے جو میرے راستے میں خرچ کر کے میرے بے شمار انعامات کا وارث بنے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اللہ جو قرض مانگتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ معاذ اللہ اللہ کو حاجت ہے، ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جزا کے ساتھ واپس کروں گا۔ پھر اس آیتِ کریمہ کے مفہوم کی نسبت فرماتے ہیں کہ ایک نادان کہتا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ گویا معاذ اللہ خدا بھوکا ہے۔احمق نہیں سمجھتا کہ اس سے بھوکا ہونا کہاں سے نکلتا ہے۔قرض کا اصل مفہوم تو یہ ہے کہ ایسی چیزیں جن کے واپس کرنے کا وعدہ ہوتا ہے۔فرمایا کہ یہاں قرض سے مراد یہ ہے کہ کون ہے جو خدا تعالیٰ کو اعمالِ صالحہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کی جزا اسے کئی گنا کر کے دیتا ہے۔صرف روپے پیسے کی بات نہیں بلکہ کوئی بھی عملِ صالح اگر خدا تعالیٰ کی خاطر بجالاؤ تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر دیتا ہے۔یہی بات خدا کی شان کے لائق ہے اور یہی سلسلہ عبودیت کا ربوبیت کے ساتھ ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے فیض سے کافر اور مومن ہر ایک کی پرورش کر رہا ہے۔ وہ خدا جو بغیر کسی نیکی اور بغیر کسی عمل کے ہر ایک کو پال رہا ہے کیسے ہوسکتا ہے کہ جب کوئی نیکی اور عملِ صالح کرے تو وہ اس کو اجر نہ دے۔ اس کی شان تو یہ ہے کہ جو ذرہ بھر بھی نیکی کرے اس کا اجر دیتا ہے اور جو ذرہ بھر بھی بدی کرے گا اس کی پاداش بھی اسے ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور مخلوق کی خدمت کے لئے مالی قربانی کرنا بہت بڑی نیکی ہے، اللہ تعالیٰ کبھی اسے بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا۔ مالی قربانی کے سلسلے میں اس حقیقت کو افرادِ جماعت سے بہتر کون جان سکتا ہے۔ ہر طبقے کے احمدیوں کا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر، اس کی راہ میں خرچ کرنا نہ صرف دل کے سکون کا باعث بنتا ہے بلکہ دنیاوی لحاظ سے ہزاروں لوگ اس تجربے سے گزرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طور پر قربانی کی گئی رقم بھی لوٹا دیتا ہے۔ایسے بہت سے احمدی ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ان کے دل میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کا بدلہ دنیاوی مال کی صورت میں انہیں ملے۔لیکن اللہ تعالیٰ جس نے یہ فرمایا ہوا ہے کہ میں احسن رنگ میں اس قرض کو واپس لوٹاؤں گا، وہ اسے لوٹا دیتا ہے۔بعض ایسے ہیں جو برے حالات کے باوجود اس امید پر قربانی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات خود پوری کرے گا، اور اللہ تعالیٰ ان کی اس امید کو پورا کرتا بھی ہے۔بس شرط یہ ہے کہ نیک نیتی سے خدا تعالیٰ کے احکامات اور نیکیوں کو بجالاتے ہوئے اس کی رضا کی خاطر قربانی کی جائے۔یہ نہیں کہ ایک کاروباری شخص کی طرح صرف اس سوچ کے ساتھ مال خرچ ہو کہ اس کا منافع لینا ہے۔یہ نہیں کہ صرف مال دے دیا اور سمجھ لیا کہ میں نے بہت قربانی کر دی۔ باقی احکامات فرائض پورے کرنے اور نیکیاں بجالانا بھی ضروری ہے۔اس وقت میں ایسے لوگوں کے واقعات پیش کروں گا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے فیض پایا۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی دینے والوں کی ضروریات کو نہ صرف خدا تعالیٰ نے پورا کیا بلکہ ان کو مزید بڑھا کر دیا۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اس بات کی قربانی دی کہ وہ اپنی اور اپنے بچوں کی بھوک کس طرح مٹائیں گے لیکن چند منٹ کے اندر اندر جوان کے پاس تھا اس سے بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے انہیں دے دیا۔ یوں یہ بات ان کے ایمان میں مزید تقویت کا ذریعہ بن گئی۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے لوگوں کی بیشمار مثالیں آج ہمیں جماعت احمدیہ ہی میں نظر آتی ہیں۔

اس کے بعد حضورِانور نے گنی کنا کری، سیرالیون، تنزانیہ، ملاوی، برکینا فاسو، انڈونیشیا، البانیا، کینیڈا، فرانس، یوکے، جرمنی، قازقستان، قرغزستان، روس اور بھارت وغیرہ ممالک سے مرد وزن، پیر وجواں، امراء و غرباء غرض دنیا بھر سے تعلق رکھنے والے مخلصین کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ دنیا بھر کے مخدوش معاشی حالات کے باوجود احبابِ جماعت کی مالی قربانیوں کی پر اثر مثالیں بیان کرنے کے بعد حضورِانور نے فرمایا کہ یہ چند واقعات میں نے بیان کئے ہیں ایسے بے شمار واقعات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ افرادِ جماعت کے ساتھ ایسا ہی سلوک رکھے اور وہ اخلاص و وفا سے قربانیاں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھتے رہیں۔

وقفِ جدید کے تریسٹھویں سال کے اختتام پر جماعت ہائے احمدیہ عالم گیر کو دورانِ سال ایک کروڑ پانچ لاکھ تیں ہزار پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابلے میں آٹھ لاکھ ستاسی ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ یہ کسی انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔

اس سال بھی دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ اول ہے۔ برطانیہ کی لجنہ اماء اللہ بڑی محنت سے کام کرتی ہیں لیکن اس دفعہ کے اضافہ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ مردوں نے بھی لجنہ کی طرح محنت کی ہے۔ دوسرے نمبر پر جرمنی ہے۔ تیسرے نمبر پر پاکستان ہے جو اپنی کرنسی کی وجہ سے بہت پیچھے چلا گیا ہے۔ پاکستان میں تو مالی قربانی کے ساتھ جانی قربانی بھی کی جارہی ہے۔ ذہنی ٹارچر (torture) بھی مستقل مل رہا ہے۔ چوتھے نمبر پر کینیڈا پھر امریکہ پھر بھارت پھر آسٹریلیا، پھر مشرقِ وسطیٰ کی ایک جماعت، پھر انڈونیشیا اور پھر گھانا ہے۔ افریقی ممالک میں سے گھانا اب بڑے ملکوں کی فہرست میں آ گیا ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ نمبر ایک ہے، پھر سوئٹزرلینڈ اور پھر برطانیہ ہے۔ افریقی ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا نمبر ایک پر ہے۔ پھر ماریشس، نائیجیریا، برکینا فاسو، تنزانیہ، سیرالیون، گیمبیا، کینیا، مالی اور بینن کا نمبر ہے۔

حضورِانور نے ازراہِ شفقت برطانیہ، جرمنی، پاکستان، کینیڈا، امریکہ، بھارت اور آسٹریلیا میں نمایاں قربانی کرنے والی مقامی جماعتوں کا ذکر کرنے کے بعد تمام قربانی پیش کرنے والوں کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی حضورِانور نے وقفِ جدید کے چونسٹھویں سال کے آغاز کا اعلان بھی فرمایا۔

خطبہ کے آخر میں حضورِانور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں ان دنوں پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک کر رہا ہوں، ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ مخالفین کے ہاتھوں کو ان تک پہنچنے سے روکے اور جن مخالفین کی اصلاح ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔

الجزائر میں بھی کافی مخالفت ہے ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی سکون کے سامان پیدا فرمائے۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کی جلد رہائی کے سامان پیدا ہوں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ خاص طور پر دعاؤں، نوافل اور صدقات پر زور دیں۔ پاکستان کے امن و امان کے لحاظ سے مجموعی، عمومی حالات بھی ٹھیک نہیں ہیں، ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس دہشت گردی، فتنہ وفساد کو جلد ختم کرے۔ وہاں کی حکومت اور انتظامیہ کو بھی عقل دے کہ وہ حقیقی رنگ میں عوام کی خدمت کرنے والے اور انصاف سے کام لینے والے ہوں۔ اسی طرح دنیا کے عمومی حالات بھی تیزی سے بگڑ رہے ہیں، اس بارہ میں بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب انسانیت پر رحم فرمائے۔ آمین۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2021ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جنوری 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا اور آپؓ کے بارہ میں جو مَیں نے مواد اکٹھا کیا تھا ان شاء اللہ وہ آج مکمل ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آپؓ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اثبات

میں جواب پا کر حیرانی سے کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں اور پوچھا کہ بوقتِ مقابلہ آپؓ کس سے محبت کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ سے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بے شک تجھ سے محبت کرتا ہوں لیکن جب تیری محبت خدا تعالیٰ کی محبت سے ٹکرا جائے تو میں فوراً اسے چھوڑ دوں گا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کوئی بڑی مصیبت پیش آتی تو وہ یہ دعا کرتے یا کھیعص اغفرلی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان مقطعات کے یہ معنی فرمائے ہیں کہ اے کافی و ہادی و علیم و صادق۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی جائے کہ تیری تمام صفات کا واسطہ مجھے بخش دے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ اپنے نوکر کو آواز دی مگر وہ نہ آیا۔ جب تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور آپؓ نے اس سے تاخیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ مجھے آپؓ کی نرمی کا یقین تھا کہ آپؓ مجھے سزا نہیں دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا جواب اتنا پسند آیا کہ آپؓ نے اسے آزاد کر دیا۔

ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے استاد خاتِم النبیین پڑھا رہے ہیں تو آپؓ نے فرمایا کہ بے شک دونوں قرأتیں ہیں لیکن میں خاتَم النبیین یعنی نبیوں کی مہر کو زیادہ پسند کرتا ہوں اور میرے بچوں کو ایسے ہی پڑھا۔

ایک مرتبہ کسی نے رسول کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت کو دعوت پر بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبتاً چھوٹی عمر کے تھے، چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ازراہِ مذاق کھجوریں کھا کھا کر گٹھلیاں آپؓ کے سامنے رکھنا شروع کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال نہ کیا اور جب گٹھلیوں کا ڈھیر لگ گیا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ تم نے ساری کھجوریں کھالی ہیں۔ آپؓ نے مذاق کو بھانپ لیا اور فرمایا آپ سب تو گٹھلیاں بھی کھا گئے ہیں لیکن میں گٹھلیاں رکھتا رہا ہوں۔

قرآن کریم میں جب یہ حکم نازل ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی مشورہ لو تو پہلے صدقہ دیدیا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حکم سے پہلے آنحضرت ﷺ سے کوئی مشورہ نہ لیا تھا۔ اس حکم پر عمل کرتے ہوئے آپؓ نے صدقہ دے کر آنحضور ﷺ سے مشورہ کیا۔ کسی کے پوچھنے پر فرمایا کہ کوئی خاص بات تو مشورہ طلب نہ تھی مگر میں نے چاہا کہ قرآن کریم کے اس حکم پر عمل ہو جائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ تھے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریق۔ ! ایک صحابی تو لوگوں کے گھر اس لئے جایا کرتے تھے کہ کوئی گھر والا کہے کہ واپس چلے جاؤ تو وہ قرآن کے حکم پر عمل کرتے ہوئے خوشی خوشی واپس آ جائیں۔ فرمایا: آج کل اگر ہم کسی کو کہیں کہ مصروف ہیں، ملاقات نہیں ہو سکتی تو لوگ برا مان جاتے ہیں۔ لیکن صحابہؓ کا تقویٰ یہ تھا کہ کوشش کرتے تھے کہ قرآن کریم کے حکم پر عمل کریں۔

حضرت علامہ عبید اللہ بسمل صاحبؓ ایک چوٹی کے شیعہ عالم تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں ہی احمدی ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے درس میں ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ اتنے بڑے عالم تھے کہ تقسیمِ ہند کے بعد تک ان کی کتب شیعہ مدرسوں میں پڑھائی جا رہی ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے سب سے زیادہ بہادر شخص کے متعلق دریافت فرمایا تو لوگوں نے کہا کہ آپؓ سب سے زیادہ بہادر ہیں۔ اس پر آپؓ نے فرمایا سب سے زیادہ بہادر اور شجاع حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جنگِ بدر میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے سائبان بنایا اور ابھی مشورہ کر ہی رہے تھے کہ یہاں آپؐ کی حفاظت کے لئے کون رہے گا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شمشیر برہنہ لے کر کھڑے ہو گئے پھر کسی مشرک کو آپؐ کے پاس آنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ ایک مرتبہ مشرکین رسول اللہ ﷺ کو اپنے نرغہ میں لے کر گھسیٹ رہے تھے۔ کسی کو مشرکین سے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور مشرکین کو دھکے دے کر ہٹایا۔ یہ فرما کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی چادر منہ پر رکھ کر اتنا روئے کہ داڑھی بھیگ گئی اور فرمایا خدا کی قسم! ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ساعت آلِ فرعون کے مومن کی ہزار ساعتوں سے بہتر ہے کیونکہ وہ لوگ ایمان چھپاتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایمان کا اظہار علی الاعلان کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً نبی ﷺ کا مجھ سے یہ عہد تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت رکھے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی ہے۔ جن سے یہود نے اتنا بغض رکھا کہ ان کی والدہ پر بہتان باندھ دیا اور عیسائی ان سے محبت میں اس قدر بڑھ گئے کہ انہیں وہ

مقام دیدیا جوان کا مقام نہ تھا۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خبردار! میرے بارہ میں دوطرح کے آدمی ہلاک ہوں گے ایک وہ جو مجھ سے محبت میں غلو کرے اور دوسرے وہ جو مجھ سے بغض رکھیں۔

ابجر بن جرموز اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کے بازار میں کوڑا تھامے چلتے دیکھا۔آپؓ لوگوں کو تقویٰ اختیار کرنے، سچی بات کہنے، عمدگی سے خرید وفروخت کرنے یا اور ماپ تول میں وزن کو پورا کرنے کی تلقین فرمارہے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 7 دسمبر 1982ء کو اپنا ایک رؤیا بیان فرمایا کہ آپؑ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گئے ہیں اور خوارج کا گروہ آپ کی خلافت کا مزاحم ہے۔فرمایا تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے شفقت اور تودد سے فرمایا کہ اے علیؓ! ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے اعراض کر۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ ہم میں سے سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سریہ پر بھیجا۔جب آپؓ واپس آئے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول اور جبرائیل تجھ سے راضی ہیں۔ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ضرار صدائی سے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف بتا۔جب ضرار نے آپؓ کے اوصاف بیان کئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور کہا کہ اللہ ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم کرے۔خدا کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گہری فراست کے عکاس بعض قضائی فیصلے بھی بیان فرمائے۔ایک دفعہ آپؓ کا مقدمہ اسلامی عدالت میں پیش ہوا تو قاضی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ لحاظ کیا۔آپؓ نے فرمایا یہ پہلی بے انصافی ہے جو تم نے کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔خوارج حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاسق اور ایمان سے عاری قرار دیتے تھے۔یہاں طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کیوں ان کے حالات کو عوام کی نظر میں مشتبہ کردیا۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسا کیا تا اپنے خاص مقبولوں اور محبوبوں کو بدبخت شتاب کاروں سے جن کی عادت بدگمانی ہے، مخفی رکھے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متلاشیانِ حق کی امیدگاہ اور سخیوں کا بے مثال نمونہ اور بندگانِ خدا کے لئے حجۃ اللہ تھے۔نیز اپنے زمانے کے لوگوں میں بہترین اور اللہ کا نور تھے۔جس نے آپؓ کے دور میں آپؓ سے جنگ کی تو اس نے بغاوت اور سرکشی کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلفائے راشدین کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے عالم بیداری میں دیکھا کہ آپؓ نے خدائے علام الغیوب کی کتاب کی تفسیر مجھے عطا کی اور فرمایا یہ میری تفسیر ہے اور یہ اب آپؑ کو دی جاتی ہے۔فرمایا: مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک لطیف مناسبت ہے جس کی حقیقت کو مشرق و مغرب کے ربّ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ختم ہوتا ہے۔

خطبہ کے آخر میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم ٹی اے کی چوبیس گھنٹے نشر ہونے والے نئے چینل "ایم ٹی اے گھانا" کے لانچ کا اعلان فرمایا۔گھانا میں وہاب آدم سٹوڈیو 2017ء میں قائم ہوا۔سٹوڈیو میں سترہ کارکنان اور ساٹھ سے زیادہ رضاکار خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔یہ چینل عام ایریل (Aerial) کے ذریعہ دیکھا جاسکے گا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک جگہ مخالفین راستہ بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دوسری جگہ اور کئی راستے کھول دیتا ہے۔جو راستے بند ہیں وہ بھی اپنے وقت پر کھلیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ساتھ ہی ساتھ خوشی کے سامان بھی پہنچا دیتا ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسری بات، جیسا کہ میں توجہ دلا رہا ہوں پاکستان اور الجزائر کے اسیران کے لئے دعا کریں۔اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔پاکستان کے عمومی حالات کے لئے بھی دعا کریں۔پاکستان کے احمدیوں کو آج کل خاص طور پر خود بھی نوافل، دعاؤں اور صدقات پر زور دینا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جنوری 2021ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 جنوری 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر شروع کروں گا جو چند ہفتہ جاری رہے گا۔ آپؓ جنگِ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے تاہم ان آٹھ صحابہؓ میں شامل تھے جنہیں نبی کریم ﷺ نے جنگِ بدر کے مالِ غنیمت سے حصہ دیا تھا۔ آپؓ کا نام عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا اور آپؓ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نانی حضور ﷺ کے والد کی سگی بہن تھیں۔ آپؓ کی والدہ اروی بنت کریز نے صلح حدیبیہ کے بعد اسلام قبول کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں وفات پائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد زمانہ جاہلیت میں ہی فوت ہوگئے تھے۔ مختلف وقتوں میں آنحضور ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آپؓ کے عقد میں آئیں، اس مناسبت سے آپ کو ذوالنورین کہا جانے لگا۔ بعض کے نزدیک اس لقب کی وجہ آپؓ کا راتوں کو تہجد پڑھنا اور بہت زیادہ تلاوتِ قرآن کریم کرنا بیان کی گئی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا ﷺ سے تقریباً پانچ سال چھوٹے تھے۔ آپؓ قدیمی اسلام لانے والوں میں سے تھے چنانچہ آپؓ نے آنحضور ﷺ کے دارارقم میں داخل ہونے سے قبل حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم راہ ایک ہی وقت میں اسلام قبول کیا تھا۔ قبولِ اسلام کے بعد آپؓ کو اپنے چچا کی طرف سے سختیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

دعویٰ نبوت سے پہلے آنحضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ابولہب کے بیٹے سے ہوا تھا۔ جس نے سورۃ لہب کے نزول پر قبل از رخصتانہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی چنانچہ ان کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگئی۔ ایک موقعہ پر آنحضور ﷺ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسنِ سلوک کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے صحابہؓ میں اخلاق کے لحاظ سے مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ ماہِ رجب 5 نبوی میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر جن گیارہ مردوں اور چار عورتوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی ان میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شامل تھے۔ حضور ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے اہل کیساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیراحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشہ سے عرب کے تجارتی تعلقات تھے۔ اس دور میں حبشہ کا دارالسلطنت اکسوم تھا۔ جہاں ایک عادل، بیدارمغز بادشاہ اصحمہ نجاشی کی حکومت تھی۔ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والے یہ ابتدائی مہاجرین طاقتور قبائل سے تعلق رکھتے تھے جو قریش کے مظالم سے محفوظ نہ تھے۔ کمزور مسلمان تو ایسی بے بسی کی حالت میں تھے کہ ہجرت کی بھی طاقت نہ رکھتے تھے۔

حبشہ پہنچ کر ان مسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی مگر ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ تمام قریش کے قبولِ اسلام کی اڑتی اڑتی افواہ پہنچی۔ اس خبر پر یقین کرکے یہ مہاجرین واپس آ گئے۔ مکے کے پاس پہنچ کر علِم ہوا کہ یہ جھوٹی افواہ تھی جس پر بعض تو واپس لوٹ گئے اور کچھ چھپ چھپا کر یا کسی ذی اثر شخص کی حمایت میں مکہ میں داخل ہوئے۔

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیراحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر زیادہ غور سے دیکھا جاوے تو یہ افواہ اور مہاجرین کی واپسی کا قصہ بے بنیاد نظر آتا ہے۔ لیکن اگر اسے صحیح سمجھا جاوے تو اس کی تہ میں وہ واقعہ ہوسکتا ہے جو بعض حدیثوں میں بیان ہوا ہے۔ جیسا کہ بخاری میں بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے صحنِ کعبہ میں سورۃ النجم کی آیات تلاوت فرمائیں۔ سورۃ ختم کرکے جب حضور ﷺ نے سجدہ کیا تو آپؐ کی نہایت پراثر آواز اور فصیح و بلیغ کلام اللہ کے رعب و جلال کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ کافر بھی سجدے میں گر گئے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ بسا اوقات ایسے مواقع پر انسان کا قلب مرعوب ہوجاتا ہے اور وہ بے اختیار ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جو دراصل اس کے اصول و مذہب کے خلاف ہوتی ہے۔

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیراحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک تجزیہ سے یہ افواہ اور مہاجرین کی واپسی والی ساری بات مشتبہ ہوجاتی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ حبشہ کی جانب ہجرت کی تاریخ رجب پانچ نبوی بیان ہوئی ہے اور سجدے کی تاریخ رمضان پانچ نبوی ہے۔ روایات میں مہاجرینِ حبشہ کی واپسی کی تاریخ شوال پانچ نبوی بیان کی جاتی ہے۔ اب اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے یہ قطعی غیرممکن بات ہے کہ اِس قلیل عرصے میں مسلمان حبشہ پہنچیں۔ اس کے بعد کوئی شخص قریش کے قبولِ اسلام کی خبر لے کر حبشہ آئے۔ پھر مسلمان حبشہ سے روانہ ہو کر مکہ آ جائیں۔ اس زمانہ کے آہستہ سفروں کے لحاظ سے اس قسم کا ایک سفر بھی ڈیڑھ سے دو ماہ سے کم عرصہ میں ہرگز مکمل نہیں ہوسکتا تھا۔ بہرحال قریشِ مکہ کے ظلم و ستم کے باعث ہجرتِ حبشہ کا یہ سلسلہ جاری رہا چنانچہ مہاجرینِ حبشہ کی کل تعداد ایک سو ایک تک پہنچ گئی جن میں اٹھارہ عورتیں بھی شامل تھیں۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مؤاخات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قائم فرمائی تھی۔ایک روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مؤاخات اپنے ساتھ قائم فرمائی۔

جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تیمارداری کے لئے ان کے پاس چھوڑا۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی روز وفات پائی جس روز حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشخبری لے کر مدینہ میں داخل ہوئے۔

آنحضرت ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسجد کے دروازہ پر ملے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے امِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح، رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جتنے حق مہر اور حسنِ سلوک پر تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔ آپؐ نے امِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ امِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیار کر کے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پہنچا آئیں۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا 9 ہجری تک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں رہیں اس کے بعد وہ بیمار ہو کر وفات پاگئیں۔ آپؓ کی وفات پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی عثمانؓ سے کروا دیتا۔ ایک موقعہ پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت مغموم حالت میں حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میرا آپؐ سے دامادی کا تعلق ختم ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر میری سو بیٹیاں ہوتیں اور ایک ایک کر کے فوت ہو جاتیں تو میں ایک کے بعد دوسری کو تجھ سے بیاہ دیتا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد پاکستان اور الجزائر کے متعلق دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسا کہ میں ہر جمعہ میں تحریک کر رہا ہوں پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ مخالفین اپنے زعم میں دائرہ تنگ کر رہے ہیں لیکن ان کو نہیں پتہ کہ ایک بالا ہستی، خدا تعالیٰ بھی ہے۔ جس کی تقدیر چل رہی ہے اور اس کا دائرہ ان کے اوپر تنگ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور ہر جگہ ہر احمدی کو ہر لحاظ سے محفوظ رکھے۔ آمین

خطبہ کے دوسرے حصہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

1۔مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب سابق ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ، ناظر خدمتِ درویشان اور ناظر اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ۔ آپ 11 جنوری 2021ء کو تقریباً 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم اعلیٰ پائے کے مقرر اور مبلغ تھے۔ خلافت سے وفا اور اطاعت کا تعلق ہر حال میں بڑی عمدگی سے نبھایا۔ اسی طرح مرحوم کو بعض علمی کاموں کی بھی توفیق ملی۔ پسماندگان میں مکرم حسان محمود صاحب (واقفِ زندگی) تحریکِ جدید ربوہ، سمیت چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

2۔مکرم مولانا محمد عمر صاحب سابق ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان۔ آپ 21 جنوری 2021ء کو 87 برس کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بڑے کامیاب مبلغ اور مناظر تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطباتِ جمعہ کے ترجمہ کے حوالہ سے آپ کے کام کو سراہتے ہوئے اس کا ذکر اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بھی فرمایا تھا۔ آپ کے پسماندگان میں چار بیٹیاں، داماد اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

3۔مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب سابق امیر و مشنری انچارج نائیجیریا۔ آپ 25 دسمبر 2020ء کو 64 برس کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

4۔مکرم بدرالزماں صاحب کارکن وکالت مال یوکے جو 3 جنوری 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو ایک جماعتی مقدمہ میں اسیرِ راہِ مولیٰ رہنے کی بھی توفیق ملی۔

5۔مکرم منصور احمد تاثیر صاحب کارکن شعبہ احتساب نظارت امورِ عامہ ربوہ۔ مرحوم 30 دسمبر 2020ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ حضورِ انور نے فرمایا بچپن سے میں ان کو جانتا ہوں یہ میرے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ ہنسنا اور مذاق کرنا، بڑی شریفانہ طبیعت تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور بیٹیاں شامل ہیں۔

6۔مکرم ڈاکٹر ابراہیم موانگا صاحب تنزانیہ جو 9 دسمبر 2020ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

7۔مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم دین محمد صاحب درویش قادیان۔ یہ 6 جنوری 2021ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

8۔مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب سابق رضا کار الفضل انٹرنیشنل لندن۔ مرحوم 26 دسمبر 2020ء کو 95 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

9۔مکرم چوہدری منور احمد خالد صاحب جرمنی۔ مرحوم 20 اگست 2020ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

10۔مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ احمد صادق طاہر محمود ریٹائرڈ مربی سلسلہ بنگلہ دیش۔مرحومہ 28،27 نومبر 2020ء کوبقضائے الٰہی وفات پا گئی تھیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

11۔مکرم رفیع الدین بٹ صاحب۔آپ 6 نومبر 2020ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضورِانور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2021ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 جنوری 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غزوات میں شرکت کا ذکر کرتا ہوں۔غزوہ بدر کے متعلق ذکر ہو چکا ہے کہ آپؓ اس میں شامل نہ ہو سکے تھے۔غزوہ غطفان جو محرم یا صفر 3 ہجری میں ہوا اس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا تھا۔بنوغطفان کے قبائل بنوثعلبہ اور بنومحارب نے مدینہ پر اچانک حملہ کی غرض سے نجد کے مقام ذی امر میں جمع ہونا شروع کیا تو آنحضور ﷺ نے پیش بندی کے طور پر ساڑھے چار سو صحابہ کی جماعت کے ساتھ ادھر کا رخ کیا۔دشمن کو آپؐ کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ آس پاس کی پہاڑیوں میں روپوش ہو گئے۔لڑائی کا خطرہ وقتی طور پر ٹل جانے کے بعد آنحضور ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

غزوہ احد تین ہجری میں ہوئی۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں شریک ہوئے۔دورانِ جنگ تیر اندازوں کی غفلت کے نتیجہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پلٹ کر حملہ کرنے کا موقع ملا۔اس دوران حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد، ان کی آنحضور ﷺ سے مشابہت کے باعث حضور اکرم ﷺ کی شہادت کی افواہ پھیل جانے سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ان منتشر ہو جانے والے صحابہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی بیان کیا جاتا ہے۔قرآن شریف میں ان لوگوں کے ایمان و اخلاص اور اس وقت کے حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے خداتعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا تھا۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر سفارت کاری میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو کردار رہا اس کے متعلق حضرت قمرالانبیا مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خواب دیکھی کہ آپؐ اپنے صحابہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔اس وقت حرمت والے مہینوں میں سے ذوالقعدہ کا مہینہ قریب تھا۔آپؐ نے اس خواب کی بناء پر صحابہ کو عمرہ کی تیاری کی تحریک فرمائی۔چونکہ اس موقع پر جنگی مقابلہ مقصود نہیں تھا اس لئے آپؐ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے جنگی ہتھیار ساتھ نہ لیں البتہ دستور کے مطابق اپنی تلواروں کو نیاموں کے اندر مسافرانہ طور پر رکھا جا سکتا ہے۔حضور ﷺ نے مدین کے گردونواح میں آباد بدوی لوگوں کو بھی ساتھ چلنے کی تحریک فرمائی لیکن ان میں سے نہایت قلیل تعداد کے علاوہ کوئی ساتھ چلنے پر آمادہ نہ ہوا۔اس سفر میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؐ کے ہمرکاب تھیں۔

ذوالحلیفہ پہنچ کر حضور ﷺ نے قربانی کے ستر اونٹوں پر نشان لگانے اور احرام باندھنے کا ارشاد فرمایا۔اسی طرح قریش کے حالات کا علم حاصل کرنے کے لئے بسر بن سفیان نامی خبررساں کو مکہ کی طرف روانہ فرمایا۔اس نے واپس آ کر اطلاع دی کہ قریشِ مکہ بہت جوش میں ہیں اور آپؐ کو روکنے کا پختہ عزم کئے ہوئے ہیں۔حتی کہ ان میں سے بعض نے اپنے جوش کے اظہار کے لئے چیتوں کی کھالیں پہن رکھی ہیں۔اسی طرح مسلمانوں کو روکنے کے لئے قریش نے ایک دستہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمان میں آگے بھجوا رکھا ہے۔اس اطلاع کے ملنے پر، تصادم سے بچنے کے لئے آپؐ نے صحابہ کو مکہ کے معروف راستہ سے ہٹ کر سمندر کے قریب، دشوار گزار راستہ کو اختیار کرنے کا حکم دیا۔جب آپؐ نئے راستہ پر مکہ سے ایک منزل یعنی 9 میل کے فاصلے پر حدیبیہ کے قریب پہنچے تو حضور ﷺ کی اونٹنی القصوا ایک لخت پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئی اور باوجود اٹھانے کے نہ اٹھی۔حضور ﷺ نے اس خدائی اشارہ کے تابع، حرم کی عزت کے لئے قریش کا ہر طرح کا مطالبہ ماننے کے عزم کا اظہار فرمایا اور صحابہ کو حدیبیہ کے مقام پر ڈیرے ڈالنے کا حکم دیا۔

اس مقام پر قبیلہ خزاعہ کا سردار بدیل بن ورقاء اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رؤسائے قریش کے بدارادوں سے آگاہ کیا۔آپؐ نے فرمایا کہ ہم صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں اور قریش سے سمجھوتے کے لئے بھی تیار ہیں۔قریش مجھ سے جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے آزاد چھوڑ دیں۔اگر قریش نے اس تجویز کو رد کیا تو میں جنگ کے لئے تیار ہوں۔بدیل پر آپؐ کی تقریر کا بہت اثر ہوا اور اس نے قریش تک آپؐ کی یہ تجویز پہنچائی۔قریش کے جوشیلے اور غیر ذمہ

دار لوگ تو کوئی بات سننے پر آمادہ نہ ہوئے البتہ اہل الرائے افراد نے تجویز کو سنا۔قبیلہ ثقیف کے بااثر رئیس عروہ بن مسعود نے قریش کو یہ سمجھا کر کہ محمد (ﷺ) نے ایک عمدہ تجویز تمہارے سامنے رکھی ہے، انہیں اعتماد میں لیا اور مزید مذاکرات کے لئے حضور ﷺ کے پاس آیا۔

عروہ اصولاً حضور ﷺ کی رائے سے متفق تھا، اس نے بس قریش کی سفارت کا حق ادا کرتے ہوئے ان کے حق میں زیادہ سے زیادہ شرائط منوانے کی کوشش کی۔ مذاکرات کے بعد واپس جا کر عروہ نے قریش کو کہا کہ میں نے قیصر وکسریٰ کے دربار بھی دیکھے ہیں لیکن جو عزت محمد (ﷺ) کے صحابی محمدؐ کی کرتے ہیں ایسا میں نے کسی اور جگہ نہیں دیکھا۔عروہ کے بعد قریش کی جانب سے بنی کنانہ کا رئیس حلیس بن علقمہ سفارت کے لئے آیا۔آنحضرت ﷺ نے اسے آتا دیکھ کر صحابہ کو فرمایا کہ اس شخص کے قبیلہ والے قربانی کے منظر کو پسند کرتے ہیں فوراً اپنے قربانی کے جانور اس کے سامنے لاؤ۔جب اس نے قربانی کے جانور اور تکبیروں کی آواز سنی تو اس بات کا اس پر بڑا اثر ہوا۔ پھر مکرز بن حفص نامی شخص آیا جسے آتا دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا خیر کرے یہ آدمی تو اچھا نہیں۔ابھی اس شخص سے بات چیت شروع ہی ہوئی تھی کہ مکہ کا نامور رئیس سہیل بن عمرو حاضر ہو گیا۔ سہیل کو دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا یہ سہیل آتا ہے، اب خدا نے چاہا تو معاملہ آسان ہو جائے گا۔

قریش کی سفارت کاری کے بعد حضور اکرم ﷺ نے محسوس کیا کہ آپ کی طرف سے بھی کوئی فہمیدہ شخص مذاکرات کے لئے بھجوایا جائے چنانچہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص خراش بن امیہ کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا۔ حضور ﷺ نے اسے اپنا اونٹ عطا فرمایا لیکن چونکہ ابھی یہ گفتگو ابتدائی مراحل میں تھی لہٰذا قریش کا جوشیلہ نوجوان عکرمہ بن ابوجہل نے خراش کے اونٹ پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ مذاکرات کے ان ادوار کے دوران قریش کی جانب سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوششیں بھی سامنے آتی رہیں۔حرمت والے مہینے اور حرم کے علاقہ میں ایسی حرکت پر مسلمانوں کو سخت طیش آیا لیکن حضور ﷺ نے عفو اور درگزر سے کام لیا۔

خراش بن امیہ سے اہلِ مکہ کے سلوک اور ان سازشی سرگرمیوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے آپؐ نے قریش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کسی بااثر آدمی کو بطور سفیر بھجوانے کا فیصلہ کیا۔اس مقصد کے لئے حضور ﷺ کی نظرِ انتخاب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ مکہ کے لوگ میرے سخت دشمن ہیں اور میرے قبیلہ کا کوئی بااثر آدمی ان میں موجود نہیں۔آپؐ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام تجویز کیا جن کا تعلق قبیلہ بنوامیہ سے تھا۔حضور ﷺ نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت ﷺ نے اپنی جانب سے ایک تحریر بھی دی جس میں آپؐ کے آنے کا مقصد،یعنی عمرہ کی ادائیگی کا ذکر کیا گیا تھا۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسفیان اور دیگر رؤسائے قریش سے مذاکرات کئے۔قریش اس بات پر بضد رہے کہ مسلمان اس سال عمرہ نہیں کر سکتے۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب واپسی کی تیاری کرنے لگے تو قریش کے شریر لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو مکہ میں روک لیا۔ ادھر مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ اہلِ مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔

اس موقع پر حضور ﷺ نے انتہائی صدمہ اور غصہ میں تمام صحابہؓ کو ببول کے درخت کے نیچے جمع کیا اور ان سے اس بات پر بیعت لی کہ اگر یہ خبر درست ہوئی تو ہم عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ لئے بغیر اس جگہ سے نہیں ٹلیں گے۔بیعت کے دوران حضور ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ ہے۔اسلامی تاریخ میں یہ بیعت ،بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے۔صحابہ کرام اس بیعت کو ہمیشہ بڑے فخر اور محبت سے بیان کیا کرتے تھے۔

جب قریش کو اس بیعت کی اطلاع پہنچی تو وہ خوف زدہ ہو گئے۔انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو آزاد کر دیا اور مسلمانوں سے معاہدہ کرنے پر بھی آمادہ ہو گئے۔صلح کی تمام تر گفتگو نہایت عمدہ،مصالحانہ ماحول میں ہوئی اور شرائطِ صلح سہل طریق سے طے پا گئیں۔ معاہدہ کے مطابق مسلمان اگلے برس تین دن کے لئے عمرہ کی غرض سے مکہ آ سکتے تھے۔اگر کوئی مرد مکہ والوں میں سے مدینہ جاتا تو خواہ وہ مسلمان ہی ہوتا، آنحضرت ﷺ اسے مدینہ میں پناہ نہ دے سکتے تھے۔لیکن اگر کوئی مسلمان مکہ آ جاتا تو اہلِ مکہ اسے لوٹانے کے پابند نہ تھے۔دونوں فریقین قبائلِ عرب کو اپنا حلیف بنا سکتے تھے۔یہ معاہدہ دس سال کے لئے تھا جس دوران قریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بند رہنی تھی۔معاہدہ کی دو نقول تیار کی گئی تھیں،جن پر بطور گواہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت دونوں جانب کے معززین نے دستخط کئے تھے۔

خطبہ کے آخر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے حالات کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

(باقی صفحہ 38)

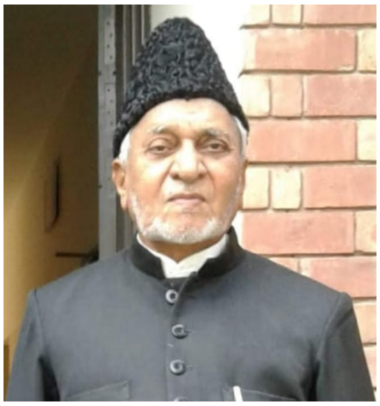

وکیل اعلیٰ وصدر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان

مکرم ومحترم پروفیسر چوہدری حمیداللہ صاحب وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

8فروری 20210ء

احبابِ جماعت کونہایت دکھ اورافسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کے دیرینہ خادم، خلافتِ احمدیہ کے سلطانِ نصیر، 65سال سے زائد خدماتِ دینیہ سرانجام کی توفیق پانے والے، فدائی اور مخلص احمدی، روحِ وقف سے سرشار واقف زندگی، سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ و انصاراللہ مرکزیہ و پاکستان، افسر جلسہ سالانہ اور وکیل اعلیٰ وصدر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان مؤرخہ 7فروری 2021ء بروز اتوار طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں مختصر علالت کے بعد 87سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی روز دوپہر بارہ بجے کے قریب حکومتی ایس او پیز کا خیال رکھتے ہوئے بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں محترم چوہدری صاحب کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس کے بعد قطعہ نمبر10 میں تدفین عمل میں آئی۔

بلاشبہ اپنی ذات میں تاریخ احمدیت کے ایک باب کی حیثیت رکھنے والے پروفیسر چوہدری حمیداللہ صاحب محترم بابو محمد بخش صاحب اور محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ کے ہاں 4 مارچ1934ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین نے1929ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ ساتویں جماعت کے طالب علم تھے جب1946ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کرنے کی توفیق پائی۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کا خاندان ہجرت کر کے ریاست بہاولپور منتقل ہوگیا جہاں سے آپ نے 1949ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں وکالتِ دیوان ربوہ کی ہدایت پر انٹرویو کے لئے ربوہ تشریف لے آئے۔ تحریری امتحان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناظران صدر انجمن احمدیہ کی موجودگی میں بنفسِ نفیس چند نئے واقفینِ زندگی کا انٹرویو لیا جن میں آپ بھی شامل تھے۔ وقف کرنے کے بعد سے آپ کی تعلیم کا تمام تر سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیرِ ہدایت چلتا رہا۔ آپ نے1955ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم۔ اے ریاضی میں فرسٹ ڈویژن لے کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اوراس کے بعد آپ نے بطور لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ اپنی جماعتی خدمات کا باقاعدہ آغاز کیا۔

آپ کی شادی ستمبر1960ء میں محترمہ رضیہ خانم صاحبہ بنت مکرم عبدالجبار خان صاحب آف سرگودھا سے ہوئی۔ آپ کی اہلیہ کے نانا اور دادا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے اور دو بیٹیوں سے نوازا۔

آپ 1974ء تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بحیثیت صدر شعبہ ریاضی تدریسی وغیر تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

کالج کے قومیائے جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشورہ سے آپ نے کالج سے استعفیٰ دے دیا جس کے بعد آپ کو ناظر ضیافت مقرر کیا گیا۔

نومبر 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وکیل اعلیٰ تحریک جدید مقرر فرمایا جس کے ساتھ کچھ عرصہ تک آپ ایڈیشنل صدر مجلس تحریک جدید اور پھر 1989ء میں صدر مجلس تحریک جدید مقرر ہوئے۔ آپ تادمِ واپسیں یہ خدمات بجا لاتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ 1986ء تا حال بطور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ برائے ہنگامی امور سندھ و بلوچستان فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

آپ 1955ء سے جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف شعبہ جات کے نگران کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ 1973ء میں آپ کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کر دیا گیا۔ اگرچہ ربوہ میں1983ء کے بعد جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوسکا لیکن اس کے باوجود اس شعبے میں جدت لانے کا کام بدستور جاری رہا۔ مزید برآں آپ مختلف مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جلسہ سالانہ قادیان اور جلسہ سالانہ برطانیہ پر تشریف لے گئے اور

جلسہ سالانہ کے انتظامات کی نگرانی کی۔
خلافتِ احمدیہ کے معتمدین میں سے ایک قد آور وجود مکرم و محترم پروفیسر چوہدری صاحب نے ایک اہم اور گرانقدر خدمت بطور صدر صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بندی کمیٹی 1989ء کی حیثیت میں سرانجام دی۔ اس سے قبل آپ کو پاکستان میں سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بندی کمیٹی کے طور پر بھی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ 2005ء تا حال مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے صدر کے طور پر بھی خدمات بجا لاتے رہے۔
آپ کو اپریل 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے موقع پر انتخاب خلافت کے اجلاس کی صدارت کا اعزاز بھی نصیب ہوا۔
ذیلی تنظیموں میں آپ بچپن سے ہی فعال رہے۔ محلّہ کی سطح پر، مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ اور پھر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مختلف حیثیتوں میں فرائض بجا لاتے رہے۔ آپ نے 1969ء تا 1973ء بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جب کہ 1982ء تا 1989ء بطور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نیز 1989ء سے 1999ء تک بطور صدر مجلس انصار اللہ پاکستان خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ کو خلفائے سلسلہ کے زیرسایہ و زیر ہدایت متعدد امور کی انجام دہی کے لئے بطور وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور بطور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ دنیا کے متعدد ممالک کا دورہ کرنے کی توفیق ملی۔
آپ صوم و صلوٰۃ کی انتہائی پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ مرحوم، انتھک محنت کرنے کے عادی ہمہ جہتی شخصیت کے حامل درویش صفت اور بے نفس وجود تھے، کام کے دوران رات اور دن کی پروانہ کرتے تھے، واقفینِ زندگی کے لئے قابلِ تقلید مثال تھے۔ وقت کی انتہائی حد تک قدر کرنے والے تھے۔ زندگی کے آخری دنوں میں بھی اپنے دفتر میں صبح و شام مصروف کار رہے۔
آپ ایک ٹھوس علمی شخصیت کے مالک تھے۔ تاریخ احمدیت کے لئے بطور سند تھے۔ قرآن کریم، اس کا ترجمہ اور تفسیر، اس کے علاوہ علم حدیث و فقہ کے رموز کے ماہر اور صحاحِ ستہ اور ان کی شروح پر مکمل عبور حاصل تھا۔ اگر کوئی سوال کرتا یا کوئی بات پوچھتا تو اس کا علمی لحاظ سے ایسا جواب مرحمت فرماتے کہ پوچھنے والے کی تشفی ہو جاتی۔ آپ کی تقاریر اور خطابات میں علمی و ادبی رنگ پایا جاتا تھا۔ ان کی تیاری بڑے اہتمام اور شوق سے کرتے۔ علمی حوالوں سے سجاتے اور ساتھ ساتھ سننے والوں کی دلچسپی کا سامان بھی پیدا کرتے۔ سامعین آپ کے خطاب کو بغور سنتے اور ہدایات، مشوروں اور دینی علوم سے اپنی جھولیاں بھر کے واپس جاتے۔
متعدد شعبہ جات و کمیٹیوں کے ممبر، نگران اور صدر ہونے کے باعث آپ معمور الاوقات تھے لیکن ان سب کے باوجود مختلف علوم بالخصوص تاریخ و جغرافیہ پر آپ کی دسترس بے مثال تھی اور ٹھوس کتب کے مطالعہ میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ ایک بہترین منتظم، بااصول افسر، شفیق استاد، اپنے ماتحتوں سے محبت و شفقت کرنے والے اور ان کے مسائل ذاتی توجہ سے حل کرنے والے نافع الناس بزرگ وجود تھے۔ آپ بنیادی طور پر ایک ریاضی دان تھے۔ اسی لئے آپ کی ساری زندگی دو جمع دو چار کی طرح نپی تلی گزری۔ آپ کم گو تھے لیکن دلیل کے ساتھ ثقہ بات کرتے۔ معاملات کی تہہ تک پہنچ کر ان کو احسن طریق پر حل کرتے۔ ہر کام چاہے وہ بظاہر آسان ہو یا مشکل بہت گہرائی اور تفصیل میں جا کر کرنے کے عادی تھے۔ آپ کے کاموں میں رخنہ بہت کم نظر آتا تھا۔
آپ کے قریب رہ کر خدمات بجا لانے والے افراد اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ کی زندگی کا حاصل، کامیابی کا زینہ اور ترقیات کی کلید خلافتِ احمدیہ سے وابستگی، وفا، ہر معاملے میں خلیفۂ وقت سے ہدایت و رہنمائی کے حصول اور پھر بے مثال اطاعت میں مضمر تھی۔
پسماندگان میں آپ نے اہلیہ محترمہ رضیہ خانم صاحبہ ربوہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم چوہدری رشید اللہ صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس ٹرانٹو اور دو بیٹیاں محترمہ طیبہ حیات صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر حیات صاحب لندن اور محترمہ رضوانہ یوسف صاحبہ اہلیہ مکرم نثار یوسف صاحب سویڈن یادگار چھوڑے ہیں۔
ادارہ اس موقع پر مرحوم کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل بخشے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اس مخلص اور دیرینہ خادم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور خلافتِ احمدیہ کو محترم چوہدری صاحب جیسے سلطانِ نصیر عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

قسط نمبر 14

دعوت الیٰ اللہ میں حکمت کے تقاضے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:

''یقیناً ہر وہ احمدی جو اپنے دل میں مطمئن ہوتا چلا جارہا ہے کہ میں ہر روز اپنے رب کی طرف سفر کر رہا ہوں اور میرا رب مجھ سے زیادہ تیزی کے ساتھ میری طرف بڑھ رہا ہے وہ اس راستہ پر گامزن ہو چکا ہے جو کامیابی اور فلاح کا راستہ ہے وہ اس راستے پر گامزن ہو چکا ہے جہاں نہ تو کوئی غم ہوگا اور نہ کوئی خوف ہوگا یہی وہ کامیاب داعی الی اللہ ہے جس کی آواز میں شوکت عطا کی جائے گی جس کی آواز میں طاقت عطا کی جائے گی اور اسے قوتِ قدسیہ نصیب ہوگی اور وہ دیکھے گا کہ دنیا حیرت انگیز طور پر اس کی بات کو سنتی ہے اور اس کی دعوت سے متاثر ہوتی ہے۔ ورنہ لاکھوں بلکہ کروڑوں عالم ایسے گزرے ہیں جو عمر بھر ایک فرضی خدا کی طرف بلاتے رہے لیکن کسی نے اُن کی آواز پر کان نہیں دھرا۔ نہ اُن کی اپنی زندگی سدھر سکی اور نہ وہ دوسروں کی زندگی کو سدھار سکے۔ ...

خدا کرے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچہ اور ہر احمدی بوڑھا اس قسم کا ایک پاکباز اور پاک نفس داعی الی اللہ بن جائے جس کی باتوں میں قوتِ قدسیہ، جس کی آواز میں خدا تعالیٰ کی طرف سے صداقت اور حق کی شوکت عطا کی جائے۔ جس کی بات کا انکار کرنا دنیا کے بس میں نہ رہے۔ اس کے دم میں خدا شفاء رکھے اور وہ روحانی بیماریوں کی شفاء کا موجب بنے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین!

(خطباتِ طاہرؒ، جلد دوم، صفحہ 155-156)

شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا

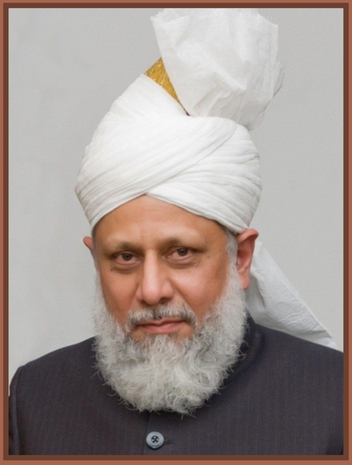

یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے ہیں جن کی ان چھوٹی چھوٹی قربانیوں سے، ان شبنم کے قطروں سے، درخت پھلوں سے لدے رہتے تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور فرماتے ہیں:

’’اب ان پاک نمونوں میں سے چند ایک کا میں ذکر کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

ایسا ہی مباہلہ کے بعد حبی فی اللہ شیخ رحمت اللہ صاحب نے مالی اعانت سے بہت سا بوجھ ہمارے درویش خانہ کا اٹھایا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ سیٹھ صاحب (حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن، اللہ رکھا صاحب مدراس کے تاجر تھے) موصوف سے بعد نمبر دوم پر شیخ صاحب ہیں۔ جو محبت اور اخلاص سے بھرے ہوئے ہیں۔ شیخ صاحب موصوف اس راہ میں دو ہزار سے زیادہ روپیہ دے چکے ہوں گے۔ اور ہر ایک طور سے وہ خدمت میں حاضر ہیں۔ (اس زمانے میں دو ہزار کی بڑی ویلیو (Value) تھی) اور اپنی طاقت اور وسعت سے زیادہ خدمت میں سرگرم ہیں۔ ایسا ہی بعض میرے مخلص دوستوں نے مباہلہ کے بعد اس درویش خانہ کے کثرت مصارف کو دیکھ کر اپنی تھوڑی تھوڑی تنخواہوں میں سے اس کے لئے حصہ مقرر کر دیا ہے۔ چنانچہ میرے مخلص دوست منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپور تنخواہ میں سے تیسرا حصہ یعنی 20 روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 312-313 حاشیہ)

اس زمانے میں وہ بڑی چیز تھی۔ تو دیکھیں اپنے پر تنگی کر کے قربانیاں کرنے کا جو طریق ہے وہ جاری کیا۔ وہ نمونے قائم کئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ میں تھے۔

پھر ایک اور ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں۔ (آج ان کی اولادیں لاکھوں میں کھیل رہی ہیں۔) سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا۔ (یعنی اتنی طاقت نہیں تھی ایسا کاروبار نہیں تھا اس کے باوجود کہتے ہیں ایک دن مجھے ایک سو روپیہ دے گیا) میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہو گا۔ مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن، جلد 11 صفحہ 313-314 حاشیہ)

جب منارۃ المسیح کی تعمیر ہونے لگی تھی اس وقت کا ذکر ہے۔ فرمایا:

ان دنوں میں میری جماعت میں سے دو ایسے مخلص آدمیوں نے اس کام کے لئے چندہ دیا ہے۔ جو باقی دوستوں کے لئے درحقیقت جائے رشک ہیں۔ ایک ان میں سے منشی عبدالعزیز نام، ضلع گورداسپور میں پٹواری ہیں، جنہوں نے باوجود اپنی کم سرمائیگی کے ایک سو روپیہ اس کام کے لئے چندہ دیا ہے۔ (جن کا پہلے ذکر آیا ہے) اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ سو روپیہ کئی سال کا ان کا اندوختہ ہو گا۔ اور فرمایا کہ یہ اس لئے زیادہ قابل تعریف ہیں کہ ابھی وہ ایک اور کام میں بھی ایک سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں۔ اور اپنے عیال کی بھی چنداں پرواہ نہیں کی (بالکل پرواہ نہیں رکھی) اور یہ چندہ پیش کر دیا۔

دوسرے مخلص جنہوں نے اس وقت بڑی مردانگی دکھلائی ہے، میاں شادی خاں لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں۔ اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ (چندہ) بھیج دیا ہے۔ اور یہ وہ متوکل شخص ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید تمام جائیداد 50 روپے سے زیادہ نہ ہو (لیکن دو سو روپے چندہ دے دیا) انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ کیونکہ ایام قحط ہیں اور دنیوی تجارت میں صاف تباہی نظر آتی ہے تو بہتر ہے کہ ہم دینی تجارت کر لیں۔ اس لئے جو کچھ اپنے پاس تھا سب بھیج

دیا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اور درحقیقت وہ کام کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔

(مجموعہ اشتہارات۔جلدسوم،صفحہ 314-315)

پھرفرمایا:

جبی فی اللہ میاں عبدالحق خلف عبدالسمیع یہ ایک اوّل درجہ کامخلص اورسچاہمدرداورمحض للہ محبت رکھنے والا دوست اور غریب مزاج ہے۔ دین کو ابتدا سے غریبوں سے مناسبت ہے کیونکہ غریب لوگ تکبرنہیں کرتے اور پوری تواضع کے ساتھ حق کوقبول کرتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دولت مندوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ اس سعادت کاعشربھی حاصل کرسکیں جس کوغریب لوگ کامل طورپرحاصل کرلیتے ہیں۔(دسواں حصہ بھی ان کے پاس نہیں ہوتا۔) فطوبی للغرباء۔میاں عبدالحق باوجود اپنے اِفلاس اورکمی مقدرت کے ایک عاشق صادق کی طرح محض للّٰہ خدمت کرتارہتا ہے اوراس کی یہ خدمات اس آیت کامصداق اس کوٹھہرارہی ہیں کہ

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط

قف (سورۃ الحشر59: 10)

یعنی باوجودتنگی درپیش ہونے کے بھی اپنی جانوں پر دوسروں کوترجیح دیتے ہیں۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن،جلد3،صفحہ 537)

یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے ہیں جن کی ان چھوٹی چھوٹی قربانیوں سے،ان شبنم کے قطروں سے، درخت پھلوں سے لدے رہتے تھے۔ان کے اعمال کے درخت بھی پھلدار رہتے تھے۔ اور جماعت بھی ان قربانیوں کی وجہ سے پھلوں سے لدی رہتی تھی۔

حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ پشاوری لکھتے ہیں کہ:

جن مخلص احباب نے لنگر خانے کے واسطے فوراً امداد بھیجی ان میں ایک شخص چوہدری عبدالعزیز صاحبؓ احمدی اوجلوی پٹواری بھی تھے۔(ان کا پہلے بھی ذکر آ چکا ہے۔) جوخود آپ گورداسپور آئے اور آریہ کے مکان میں جب کہ حضرت احمدؑ اوپر سے نیچے اتر رہے تھے(حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کاذکر ہے۔)زینہ میں نصف راہ میں ملے اور ہاتھ سے اپنی کمر سے ایک سوروپیہ چاندی کے کھول کر پیش کیے۔(یہ وہی واقعہ ہے، اس کی ذرا تفصیل ہے یا پہلے واقعہ کا جہاں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکرفرمایا ہے وہ ہوگا۔) کہ حضور کاخط آیا اور خاکسار کے پاس یہی رقم موجودتھی جو بطور امدادلنگر پیش کررہا ہوں۔ قاضی محمد یوسف صاحبؓ لکھتے ہیں کہ مجھے ایک پٹواری کے جوان دنوں صرف چھ روپے ماہوارتنخواہ لیتا تھا۔(ان کی صرف چھ روپے ماہوارتنخواہ تھی۔اورسوروپیہ چندہ دے رہے ہیں۔) اس ایثار پر رشک آیا۔خداتعالیٰ نے اس کے اخلاص کےعوض اس پر بڑے فضل کیے۔

(رسالہ ظہور احمد موعودمؤلفہ قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی۔قاضی خیل۔صفحہ 72 مطبوعہ 30 جنوری 1955ء)

تو یہ تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کےنمونے جو پہلوؤں سے ملنے کے لئے اپنے پرتنگی واردکیا کرتے تھے اورتنگی وارد کرکےقربانیاں دیا کرتے تھے۔

پھرحضرت قاضی یوسف صاحبؓ ایک اور ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

میرے پہلے قیام گورداسپور میں ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے حضرت احمدؑ سے (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃو السلام سے)عرض کی کہ حضور لنگری کہتا ہے کہ لنگر کا خرچ ختم ہوگیا ہے۔حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ بعض مخلص احباب کو متوجہ کیا جاوے چندمخلص افراد کوامدادلنگر کے واسطے خطوط لکھے گئے اورکئی مخلصوں کے جواب اوررقوم آئیں۔ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک واقعہ خاکسار کو یاد ہے کہ وزیر آباد کے شیخ خاندان نے جومخلص احمدی تھےان کا ایک پسر نوجوان خط ملتے وقت طاعون سے فوت ہوا تھا۔ اس خاندان کا نوجوان لڑکا اس طاعون سےفوت ہواتھااوراس کے کفن دفن کے واسطے مبلغ دوسوروپے بغرض اخراجات اس کے پاس موجود تھے۔اس نے اسی وقت(اس لڑکے کے باپ نے)ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کولکھااور یہ خط ایک سبز کاغذ پرتحریرتھااوراس کے عنوان میں یہ لکھا کہ اے خوشامال کہ قربانِ مسیحا گردد کہ مبارک ہے وہ مال جوخدا کےمسیحؑ کے لئے قربان کردیا جائے۔ نیچے خط میں لکھا میرا نوجوان لڑکا طاعون سےفوت ہوا ہے۔میں نے اس کی تجہیز وتکفین کے واسطے مبلغ دوسو روپے تجویز کئے تھے جوارسال خدمت کرتا ہوں وہ دوسو روپے تھے جواس کے لئے رکھے ہوئے تھے اورلڑکے کو اس کے لباس میں دفن کردیتا ہوں۔ یہ ہے وہ اخلاص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مریدوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تھا، جماعت کے لئے تھا، اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہنے کے لئے تھا۔

قاضی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ یہی لوگ تھےجن کوآیت

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط (سورۃ الجمعہ 62: 4)کے ماتحت ’صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا‘ کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔

(رسالہ ظہور احمد موعودمؤلفہ قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی۔قاضی خیل،صفحہ70-71مطبوعہ 30 جنوری1955ء)

اتنی زیادہ قربانی کی کہیں اورمثال آپ کونظرنہیں آئے گی تو یہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی نظر آئے گی۔اسی کا یہ خاصہ ہے۔

(باقی صفحہ38)

اُمتِ محمدؐیہ میں آنے والے مہدی و مسیح کی علامات

آخری زمانہ میں جہاں فرقہ بندی، فتنہ وفساد، دجالوں وکذابوں کے ظہور اور ان کے ذریعہ ہونے والی تباہی و بربادی کی خبر دی گئی ہے وہاں اس امت مرحومہ کو ہلاکت سے بچانے کے لئے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جیسے عظیم الشان وجود کے نجات دہندہ بن کر ظاہر ہونے کی بھی بشارت دی گئی ہے جسے ''امام مہدی'' کے لقب سے بھی نوازا گیا ہے جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

لا المهدی الا عیسیٰ بن مریم

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن ، باب شدة الزمان)

یعنی عیسیٰ ہی مہدی ہوں گے۔

اس آنے والے موعود کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر اس کی علامات ونشانات، ظہور کا مقام اور ملک تک بیان کر دیئے گئے ہیں جن کا اجمالی تذکرہ پیش خدمت ہے۔

مسیح موعود ومہدی معہود کی ذاتی علامات

خاندان

احادیث نبویہؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا موعود فارسی الاصل ہوگا۔ چنانچہ جب آیت **وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ** (سورة الجمعہ 62: 4) نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ آخرین کون لوگ ہیں؟ اس پر آپؐ نے مجلس میں موجود حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو ضرور اہل فارس میں سے کچھ اشخاص یا ایک شخص اسے واپس لے آئے گا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر زیر آیت وآخرین منهم)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا خاندان اس پیشگوئی کے عین مطابق فارسی الاصل ہے اور آپؑ کے شدید مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی آپ کا فارسی الاصل ہونا تسلیم کیا۔ (اشاعۃ السنہ، نمبر 7، صفحہ 193)

آنے والے موعود کا نام

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اہلِ بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرا نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب المهدی)

اس حدیث میں آنے والے موعود کی آنحضرت ﷺ کے ساتھ کامل موافقت کا ذکر کیا گیا ہے اور مراد یہ ہے کہ مہدی کی صفات آنحضرت ﷺ جیسی ہوں گی اور وہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مطابق لوگوں کو ہدایت دے گا۔

(مرقاة المفاتیح، شرح مشکوٰة المصابیح، کتاب الفتن، جلد 9، حدیث 5452)

علاوہ ازیں اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مہدی کی ظاہری نام کے لحاظ سے بھی آنحضرت ﷺ سے موافقت ہوگی۔ چنانچہ احادیث میں مہدی کا نام ''احمد'' بھی لکھا ہے۔

(کتاب الفتن۔ باب فی سیرة المهدی از حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد، صفحہ 98)

قرآن کریم اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک نام ''احمد'' بھی تھا۔ چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا اصل نام ''احمد'' ہی ہے جیسا کہ الہامات میں بھی بار بار اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''احمد'' کے نام سے خطاب فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا: **یا احمد بارک اللہ فِیک**

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 550)

آنے والے موعود کا حلیہ

آنحضرت ﷺ نے بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہونے والے مسیح کا حلیہ یہ بیان فرمایا کہ:

وہ سرخ رنگ کے گھنگریالے بال اور چوڑے سینے والے تھے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء، باب واذکر فی الکتاب مریم)

لیکن آپؐ نے امتِ محمدیہ میں دجال کے بالمقابل ظاہر ہونے والے مسیح کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اس کے بال لمبے اور رنگ گندمی ہوگا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب اللباس، باب الجعد)

دونوں مسیحوں کے الگ الگ حلیے بیان کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ آنے والا مسیح اور مسیح ناصری علیہ السلام جدا جدا وجود ہیں۔ آنے والے موعود کے حلیہ کے متعلق یہ بھی ذکر ہے کہ:

مہدی کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہوگی۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب المهدی، حدیث نمبر 7)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا حلیہ بعینہٖ اس کے مطابق ہے۔

شادی اور اولاد

مسیح موعود کی ایک علامت یہ بیان ہوئی ہے کہ:

وہ شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

(مشکوٰة۔ کتاب الفتن، باب نزول عیسیٰ)

جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی اس

علامت کا تعلق ہے کہ وہ شادی کریں گے اوران کے ہاں اولاد ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ مسیح موعود مجرد نہیں رہیں گے بلکہ شادی کریں گے اور مبشر اولاد پائیں گے جوان کا مشن اور کام جاری رکھنے والی ہوگی۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شادی بھی ہوئی اور آپؑ کو خدا نے دین کی عظیم الشان خدمات بجالانے والی اولاد بھی عطا فرمائی۔

آنے والے موعود کی عمر

زیادہ تر ثقہ روایات میں مسیح موعود کی مدت قیام چالیس سال بیان کی گئی ہے اور حضرت مرزا صاحبؑ نے قمری لحاظ سے 76 سال عمر پائی ہے۔ 40 سال کی عمر میں آپؑ پر الہام کا آغاز ہوا اور الہام کے بعد بھی اسی کے لگ بھگ آپؑ نے زمانہ پایا۔

مقام ظہور

آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود کا مقام ظہور دمشق سے مشرقی جانب بیان فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

اسی طرح مہدی کی راہ ہموار کرنے والی جماعت کا تعلق بھی مشرق ہی سے بیان کیا گیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن، باب خروج المھدی)

مندرجہ بالا احادیث میں آنے والے موعود کا مقام ظہور دمشق سے مشرق (یعنی ہندوستان) بتایا گیا ہے اور حضرت بانی جماعت احمدیہ مدعیٔ مسیحیت و مہدویت کا مقام ظہور قادیان ہندوستان دمشق سے مشرق کی جانب واقع ہے۔

مسیح موعود کے زمانہ کی علامات

(1) دابۃ الارض

امام مہدی کے زمانہ کی ایک علامت دابۃ الارض بیان کی گئی ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن باب فی الآیات التی تکون قبل الساعۃ

دابۃ کے معنی جانور یا کیڑا کے ہوتے ہیں علامہ توربشتی متوفی 630 ھجری نے اس سے طاعون کا کیڑا مراد لیا ہے۔

(عقائد مجددیہ الصراط السوی ترجمہ عقائد توربشتی از علامہ شہاب الدین توربشتی منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور)

اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحبؑ نے اللہ سے علم پاکر طاعون کی پیشگوئی فرمائی جس کے مطابق طاعون سے ایک ایک ہفتہ میں تیس تیس ہزار آدمی لقمۂ اجل بن گئے اور لاکھوں افراد طاعون کا شکار ہوئے۔

(2) یاجوج ماجوج کا خروج

مسیح موعود کے زمانہ کی ایک علامت یاجوج ماجوج کا خروج ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

یاجوج ماجوج دجال کا سیاسی بہروپ ہے جس کے معنی آگ سے کام لینے والی طاقتوں کے ہیں۔ آج کی طاقتور اور ترقی یافتہ مغربی اقوام ہی یاجوج ماجوج ہیں۔ چنانچہ شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال نے لکھا۔

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیر حدب ینسلون

(3) غیر معمولی زلازل کا آنا

اسی طرح حدیث میں آخری زمانہ کی علامت میں مشرق اور مغرب اور عرب میں خسف ہونا بیان کیا گیا ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعۃ)

یہاں خسف سے مراد خوفناک زلزلوں کا آنا ہے اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کے زمانہ میں یہ علامت بھی پوری ہوئی اور آپؑ کی بیان کردہ پیشگوئیوں کے عین مطابق ایسے ایسے خوفناک زلزلے آئے کہ زمین تہ و بالا ہوگئی اور ہزاروں افراد ہلاک ہوئے۔

(4) جدید سواریوں کی ایجاد

قرآن کریم میں آخری زمانہ کی ایک علامت اونٹنیوں کا متروک ہونا بھی بیان کی گئی ہے۔ (سورۃ التکویر 5:81)

اسی طرح حدیث میں مسیح موعود کے زمانہ کی ایک علامت یہ بیان کی کہ اونٹوں کا استعمال (تیز رفتاری کے لئے) متروک ہوجائے گا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ بن مریم)

مسیح موعود کے زمانہ میں یہ علامت بھی پوری ہوچکی ہے اور گزشتہ ایک صدی سے جدید سواریاں موٹریں، ریل اور جہاز وغیرہ ایجاد ہوئے۔ اور مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے دجال کے گدھے سے بھی یہی سواریاں مراد ہیں جیسا کہ احادیث میں بیان فرمودہ تفصیلی علامات سے ظاہر ہے۔

مسیح موعود اور مہدی معہود کے کام

احادیث میں مسیح اور مہدی کے کام بھی ایک جیسے بتائے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخص کے دو لقب ہیں۔

(1) حکم عدل

صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ میں روایت ہے کہ:

مسیح موعود حکم اور عدل بن کر آئے گا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ امت کے مذہبی اختلافات کا فیصلہ کرے گا۔

چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے امت مسلمہ میں موجود اختلافات کا حل پیش فرمایا اور ایسی جماعت تیار کر دی جس نے تمام اختلافات ختم کر کے اتحاد و یگانگت کا بے مثال نمونہ پیش کیا۔

(2) کسر صلیب

وہ کسر صلیب کرے گا۔ یعنی عیسائی مذہب کا جھوٹ ظاہر کردے گا۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ الٰہی تقدیر میں مسیح موعود کی آمد عیسائیت کے غلبہ کے زمانہ میں مقدر تھی اسلام کو مسیح موعود نے دلائل و براہین سے عیسائیت پر

غالب کر دکھانا تھا۔

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت کے خلاف ایسی عظیم الشان خدمات سرانجام دیں جن کا اعتراف کرتے ہوئے مولوی نور محمد صاحب نقشبندی نے یہاں تک لکھا کہ حضرت مرزا صاحب نے عیسائیت کے خلاف ایسے عظیم الشان دلائل پیش کئے کہ ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دی۔

(دیباچہ از مولوی نور محمد نقشبندی قرآن شریف مترجم۔نور محمد آرام باغ کراچی)

(3) قتلِ خنزیر

خنزیر کو قتل کرے گا۔یعنی دشمنانِ اسلام کو علمی میدان میں شکست دے کر غلبہ حاصل کرے گا۔کیونکہ حدیث میں آخری زمانہ کے علمائے سُوء کو بھی ان کے بدخصائل نقالی بد عملی اور جھوٹ کے باعث بندر اور سؤر کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

(کنزالعمال،جلد نمبر 7،صفحہ 280،حدیث 38737 حلب)

یہ کارنامہ بھی حضرت بانی جماعت احمدیہ نے سرانجام دیا اور تمام مذاہب کے بڑے بڑے لیڈروں کو علمی اور روحانی میدان میں اسلام کا مقابلہ کرنے کی دعوت دی اور اسلام کی فوقیت کو ظاہر کیا۔

(4) التوا قتال

مسیح موعود کا ایک کام یضع الحرب لکھا ہے۔

(صحیح بخاری۔کتاب الانبیاء، باب نزول عیسیٰ)

یعنی وہ جنگ کو موقوف کردے گا جس سے مراد یہ ہے کہ مسیح موعود مذہب کی خاطر جنگ نہیں کرے گا۔حضرت بانی جماعت احمدیہ کے زمانہ میں چونکہ اسلام کے خلاف تلوار کی بجائے قلم اور دلائل سے حملے کئے جارہے تھے اس لئے آپ نے اسلام کے دفاع اور اس کی برتری کے لئے بالمقابل قلمی جہاد کیا اور جہاد بالسیف کی شرائط مفقود ہونے کی وجہ سے حدیث کے عین مطابق اس کے التوا کا اعلان فرمایا۔

(5) تقسیم اموال

وہ مال تقسیم کرے گا مگر کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔

(صحیح بخاری۔کتاب الانبیاء، باب نزول عیسیٰ)

مراد یہ ہے کہ وہ قرآنی معارف اور دین کے حقائق کو بیان کرے گا مگر دنیا انہیں قبول نہیں کرے گی۔ چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے قرآنی معارف اور حقائق پر مشتمل 84 سے زائد کتب لکھ کر روحانی خزائن دنیا میں تقسیم کئے لیکن دنیا کے لوگ اس سے دُور بھاگتے ہیں۔

(5) قتلِ دجال

مسیح موعود کا ایک کام دجال کا مقابلہ کر کے اسے ہلاک کرنا تھا۔ (صحیح مسلم۔کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

دجال سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے کو کہتے ہیں اور اپنی کثرت سے ساری زمین پر پھیل جانے والے اور سامانِ تجارت سے روئے زمین کو ڈھانک دینے والے گروہ کو بھی دجال کہا گیا ہے۔(لسان العرب)

یہ صفات عیسائی قوم کے دینی علماء میں بدرجہ اتم موجود ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا بنا کر سب سے بڑے جھوٹ کا ارتکاب کیا اور اپنے دجل کا جال ساری دنیا میں پھیلا دیا۔چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اس دجال کا خوب مقابلہ کیا اور اسے شکستِ فاش دی۔

(7) مسیح موعود کا حج

حدیث میں مسیح موعود کے حج کرنے کی پیشگوئی بھی موجود ہے۔

(صحیح بخاری۔کتاب الانبیاء، باب واذکر فی الکتاب مریم)

جس سے مراد کعبہ کی عظمت کا قیام اور اسلام کی حفاظت ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے رویا میں مسیح کو دجال کے ساتھ طوافِ کعبہ کرتے دیکھا جس کی تعبیر یہ کی گئی کہ مسیح موعود کی بعثت کی غرض کعبہ کی عظمت اور اسلام کی حفاظت ہوگی۔

(مظاہر الحق، شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 5، کتاب الفتن، باب علامات القیامۃ)

چنانچہ مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی خدمت کی یہ توفیق بھی خوب عطا ہوئی۔

مہدی کی سچائی کے دو نشانات

حدیث میں مہدی کی سچائی کے دو نشانات رمضان کے مہینہ میں خاص تاریخوں پر چاند اور سورج کو گرہن لگنا تھا۔ (دارقطنی۔کتاب العیدین، باب صفۃ الخسوف والکسوف)

چنانچہ مشہور اہلِ حدیث عالم حافظ محمد لکھو کے والے ان نشانات کی تاریخوں کا یوں ذکر کرتے ہیں۔

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے

(احوال الآخرت۔منظوم پنجابی مصنفہ ہجری 1305، صفحہ 23 زیر عنوان علامات قیامتِ کبریٰ)

چنانچہ یہ نشان اس حدیث کے عین مطابق رمضان 1311 ھجری بمطابق 1894ء میں معینہ تاریخوں پر ظاہر ہوا اور حضرت مرزا صاحب نے بڑی شان اور تحدّی سے اسے اپنے حق میں پیش کرتے ہوئے لکھا:

ان تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کے لئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ۔روحانی خزائن،جلد 17 صفحہ 142-143)

اللہ تعالیٰ ہمیں موعود مسیح اور مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے اور اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔آمین

(الاسلام ویب سائٹ)

قسط نمبر 4

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نمازیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یہ نماز جو تم پڑھتے ہو صحابہؓ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی نماز سے انہوں نے بڑے بڑے روحانی فائدے اور بڑے بڑے مدارج حاصل کئے تھے۔ فرق صرف حضور اور خلوص کا ہی ہے۔ اگر تم میں بھی وہی اخلاص، صدق و وفا اور استقلال ہو تو اِسی نماز سے اب بھی وہی مدارج حاصل کر سکتے ہو جو تم سے پہلوں نے حاصل کئے تھے۔ چاہئے کہ خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ یاد رکھو جب اخلاص اور صدق سے کوشش نہیں کرو گے کچھ نہیں بنے گا۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ جلد دوم تفسیر سورۃ البقرۃ ، صفحہ 55)

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا

ماسک پہننے کا درست طریق، دستانوں کا استعمال
احتیاطیں اور تدابیر

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب، آسٹریلیاء

جیسا کہ ہم سب ہی جانتے ہیں کہ کووِڈ 19 کے ان وبائی ایام میں ماہرین کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے چہرے پر ماسک پہننا اب ایک معمول بن چکا ہے۔ تاہم یہ بات بھی مشاہدہ میں آئی ہے کہ ایک اچھی خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو ماسک پہننے کے درست طریقِ استعمال سے قطعی ناواقف ہیں۔ ان میں ہر خطہ اور ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں۔

چنانچہ اکثر دیکھنے میں آ رہا ہے کہ لوگ اپنے ماسک کو بار بار اتار اور چڑھا رہے ہوتے ہیں یا سامنے والے حصہ کو پکڑ کر ناک اور منہ پر ایڈجسٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض افراد (خصوصاً تقریر کرتے وقت یا تصویر کھنچواتے وقت) ماسک کو کبھی ٹھوڑی سے نیچے یا گردن میں لٹکا لیتے ہیں تو کبھی پھر چہرے پر چڑھا لیتے ہیں۔

اسی طرح کچھ لوگ ماسک کو جیب میں ڈال کر پھرتے ہیں۔ چاہا تو نکال کر پہن لیا اور پھر دوبارہ اسی طرح جیب میں ڈال لیا۔

اسی طرح بہت سے لوگ صرف ماسک پہننے کو ہی کورونا سے بچاؤ کا واحد اور مؤثر ذریعہ سمجھتے ہیں جو کہ درست نہیں۔

یہ سب روّیے اور عادات ماسک پہننے کے مقصد کو نہ صرف زائل کر دیتی ہیں بلکہ انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔

کورونا وائرس کیا ہے؟

کورونا وائرس (COVID-19) نظام تنفس کا انفیکشن ہے جو ایک شخص سے دوسرے تک ان باریک قطرات کے ذریعے پہنچتا ہے جو انفیکشن میں مبتلا شخص کی کھانسی یا چھینک میں خارج ہوتے ہیں۔

یہ وائرس اس طرح بھی پھیلتا ہے کہ ایک شخص ان چیزوں یا سطحوں کو چھوئے جن پر انفیکشن میں مبتلا شخص کے جسم سے خارج ہونے والے باریک قطرات موجود ہوں اور پھر اپنے منہ یا چہرے کو ہاتھ لگا لے۔

کیا مجھے ماسک پہننا چاہیئے؟

اگر آپ ایسے علاقے میں ہیں جہاں وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومت نے ہدایت کی ہے کہ آپ کو عوامی جگہوں پر نکلتے ہوئے ماسک پہننا چاہیئے تو براہ مہربانی ہدایات پر عمل کریں۔ صوبائی اور مقامی حکومت کی ویب سائٹ باقاعدگی سے دیکھتے رہیں۔

یاد رکھیں کہ ماسک وائرس میں مبتلا لوگوں سے وائرس کو کمیونٹی کے دوسرے لوگوں تک پہنچنے سے روکنے میں مددگار ہے۔ اور اس بات سے بھی آگاہ رہیں کہ ماسک صرف تب مؤثر ہے جب اسے انفیکشن سے بچاؤ کے دوسرے اقدامات کے ساتھ ساتھ استعمال کیا جائے۔

چاہے آپ نے چہرے پر ماسک پہن رکھا ہو پھر بھی آپ کو لوگوں سے فاصلہ رکھنے، ہاتھوں کی صفائی اور سانس لینے، کھانسنے اور چھینکنے کے سلسلے میں حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیئے اور طبیعت خراب ہونے کی صورت میں گھر میں رہیں۔

ماسک پہننے کا درست طریقہ کیا ہے؟

ماسک کو درست طریقے سے پہننا بہت اہم اور ضروری ہے تاکہ آپ اپنے لئے اور دوسروں کے لئے انفیکشن کا خطرہ نہ بڑھائیں۔ ماسک کو چھونے یا اتارنے سے آپ کے ہاتھ آلودہ ہو سکتے ہیں۔

براہ مہربانی ماسک پہننے سے پہلے، ماسک اتارنے کے فوراً بعد اور استعمال کے دوران ہر بار اسے ہاتھ لگانے کے بعد اپنے ہاتھ دھوئیں۔

ماسک پہنتے ہوئے یہ خیال ضرور رکھیں کہ ماسک سے آپ کا ناک اور منہ دونوں ڈھکے ہوں اور ماسک آپ کی ٹھوڑی کے نیچے، ناک کے بانسے پر اور چہرے کے اطراف پر بالکل صحیح پورا آتا ہو۔

ماسک کو اپنے گلے میں نہ جھولنے دیں اور کوشش کریں کہ آپ اپنے ماسک کے اگلے حصے کو کبھی ہاتھ نہ لگائیں۔

اگر آپ کا ماسک نم ہو جائے تو اسے بدلنا ضروری ہے۔

استعمال شدہ ماسک کا کیا کرنا چاہیئے؟

اگر آپ کا ماسک ایک دفعہ استعمال کرنے کا ماسک ہے تو اسے صرف ایک بار پہنیں اور پھر کوڑے دان میں ڈال دیں۔

اگر یہ بار بار استعمال ہو سکنے والا کپڑے کا ماسک ہے تو اسے تب تک کے لئے پلاسٹک کی تھیلی میں بند کر دیں جب تک آپ کو اسے دھونے کا موقع نہ ملے۔

کپڑے کے ماسک کو واشنگ مشین میں دوسرے کپڑوں کے ساتھ دھویا جا سکتا ہے۔

آپ ہاتھ سے بھی ماسک دھو سکتے ہیں جس کے لئے آپ کو صابن اور اتنا زیادہ تیز گرم پانی استعمال کرنا چاہئے جو کپڑے کی اس قسم کے لئے موزوں ہو۔

کپڑے کے ماسک کو کپڑے سکھانے والے ڈرائر یا تازہ ہوا میں پوری طرح سکھانے کے بعد ہی اسے دوبارہ استعمال کریں۔

COVID-19 سے محفوظ رہیں

اپنے معاشرے کو محفوظ رکھنے کی خاطر ہر شخص کو درج ذیل تین چیزوں پر عمل کرنا چاہئے جو وائرس کا پھیلا روکنے میں سب سے اہم ہیں:

1۔ جب بھی اور جہاں بھی ممکن ہو، دوسرے لوگوں سے کم ازکم 1.5 میٹر کا فاصلہ رکھیں۔

2۔ باقاعدگی سے صابن اور پانی سے ہاتھ دھوئیں تا کہ حفظانِ صحت برقرار رکھا جا سکے۔ اگر صابن اور پانی دستیاب نہ ہو تو الکحل (Alcohol) کے بغیر ہاتھوں پر ملنے کا محلول استعمال کریں۔ اپنے چہرے کو ہاتھ نہ لگائیں اور یاد رکھیں کہ کھانستے اور چھینکتے ہوئے منہ اور ناک پر اپنا ہاتھ رکھنے کی بجائے انہیں کہنی سے ڈھکیں۔

3۔ضروری ہے کہ زکام یا فلو جیسی علامات پیش ہونے کی صورت میں آپ گھر میں رہیں۔ اگر آپ کو بخار، کھانسی، گلے میں درد یا خراش یا سانس لینے میں مشکل ہو تو کرونا وائرس کا ٹیسٹ کروائیں۔ COVID-19 کا پھیلاؤ روکنے میں مدد کے لئے ہم سب کردار ادا کر سکتے ہیں۔

COVID-19 کے بارے میں مزید معلومات

براہ کرم آپ اپنے اپنے ملک میں سرکاری وسائل کے ذریعہ معلومات حاصل کرتے رہیں۔ یہ معلومات قارئین کے لئے بہت مفید اور سودمند ہوتی ہیں۔

جہاں تک ماسک کو اتارنے کا تعلق ہے تو اس کا درست طریق یہ ہے کہ ماسک کو اس کی ڈوریوں (تڑیوں) یا کانوں پہ چڑھنے والی الاسٹک کو پکڑ کر ہی اتارا جائے اور اس کے سامنے والے حصہ کو چھوئے بغیر اسے کسی پلاسٹک کی تھیلی میں بند کر دیا جائے۔ (دوبارہ دھونے یا بحفاظت تلف کر دینے کے لئے)

ماسک اتارنے کے معاً بعد جسم کے کسی حصہ خصوصاً چہرے، کان، سر، گردن کو ہرگز نہ چھوئیں اور صابن کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو کم ازکم 20 سیکنڈ تک خوب مل مل کر دھولیں۔ اس کے بعد ہی چہرے کو چھوئیں۔

واضح رہے کہ ہر انسان غیرارادی طور پر اپنے چہرے کو بار بار چھوتا رہتا ہے۔

اس حوالہ سے آسٹریلیا میں ایک تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ زیرِمشاہدہ افراد میں شامل ہر شخص نے غیرارادی طور پر اوسطاً ایک گھنٹے کے اندر اپنے چہرے کو 23 بار چھوا تھا۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ خود کو چھونے کا یہ فطری رجحان، چہرے پر ماسک چڑھانے کو لازمی بنا دیتا ہے تا کہ ایسے جراثیم سے بچا جا سکے۔ گویا ماسک آپ کو یہ یاددہانی کرواتا رہتا ہے کہ اپنے چہرے کو مت چھوئیں۔

بی بی سی کے مطابق برطانیہ میں لیڈز یونیورسٹی کے پروفیسر سٹیون گریفن (Steven Griffin) کا کہنا ہے کہ ماسک یا نقاب پہننے سے لوگوں میں چہرے کو چھونے کی عادت کو بھی کم کیا جا سکتا ہے، جو انفیکشن پھیلنے کا بڑا سبب ہے۔

دنیا بھر میں فی الوقت یہ تحقیق بھی کی جا رہی ہے کہ کس قسم کے ماسک ہمیں وائرس سے محفوظ رکھ سکتے ہیں اور کتنی حد تک۔ اس لئے ضروری ہے کہ عوام خود کو تازہ ترین سرکاری ہدایات سے ہمہ وقت باخبر رکھیں۔

اون، پلاسٹک، چمڑے یا کپڑے کے دستانے

سردیوں میں ہاتھوں کو گرم رکھنے والے یا پلاسٹک کے دستانوں کا جہاں تک تعلق ہے تو ان پر وہی احتیاط لازم آئے گی جو مندرجہ بالا سطور میں بغیر دستانوں والے ہاتھوں کے لئے بتائی گئی ہے۔ چنانچہ اگر آپ نے ماسک چڑھا لیا تو اس کے بعد پھر دستانوں والے ہاتھوں سے چہرے کو نہ چھوئیں۔

بعض لوگ دستانے پہننے کے بعد خود کو اس قدر محفوظ سمجھ لیتے ہیں کہ وہی دستانے والے ہاتھ چہرے پر، گالوں پر یا آنکھوں پر لگا لیتے ہیں۔ دستانے کے ذریعے آپ اپنے ہاتھوں کو بیرونی جراثیم سے تو بچاتے ہیں لیکن جب تک آپ نے دستانے پہن رکھے ہیں، مختلف چیزوں اور سطحوں کو چھونے کی وجہ سے وہ سب جراثیم آپ کے دستانوں پر جمع ہوتے جاتے ہیں۔ اس دوران یہ دستانے جراثیم کا منبع بن چکے ہوتے ہیں اس لئے انہیں منہ سے، کپڑوں سے یا اپنے بدن سے بلا وجہ چھونے سے رکنا چاہئے۔

یہ بھی یاد رہے کہ ماسک ہمیشہ پہلے پہنا جاتا ہے اور دستانے سب سے آخر میں۔

اسی طرح دستانے سب سے پہلے اتارے جاتے ہیں اور ماسک سب سے آخر میں۔ تا کہ اسے بحفاظت الگ رکھنے یا تلف کر دینے کے بعد ہاتھوں کو صابن سے دھو یا جائے اور سینیٹائزر (Sanitizer) لگایا جائے۔

اگر آپ نظر کی عینک، حفاظت یا دھوپ کا چشمہ پہنتے ہیں تو پھر عینک سب سے پہلے پہنیں، پھر ماسک چڑھائیں اور آخر میں دستانے۔

اتارتے وقت سب سے پہلے دستانے، پھر عینک (اگر اتارنی ہو) اور سب سے آخر میں ماسک۔

طبی عملہ کو بھی یہی پر حکمت طریق سکھلایا جاتا ہے۔

اسی طرح لوگوں کو یہ شکایت کرتے دیکھا گیا ہے کہ سینیٹائزر کی وجہ سے ان کی جلد خشک ہوتی جا رہی ہے۔ دستانے اس سلسلے میں بھی کام آسکتے ہیں۔ باہر نکلتے ہوئے دستانے پہننے سے ہر دفعہ ہاتھوں پر براہ راست سینیٹائزر لگانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ کیونکہ ہاتھ اندر سے محفوظ ہوں گے۔

یہ دستانے ہاتھوں کو جراثیم والی سطحیں چھونے سے تو بچاتے ہیں لیکن یہ سمجھنا کہ ہاتھ کی جلد سے کورونا جراثیم براہ راست اندر چلے جاتے ہیں، سراسر غلط ہیں۔ درحقیقت کورونا کے جرثومے، جراثیم زدہ ہاتھوں کے آنکھ، منہ، زبان، کان وغیرہ پر لگنے سے جسم میں جاسکتے ہیں۔ یا اگر ایسے گندے ہاتھ کپڑوں پر لگیں اور پھر کچھ گھنٹے بعد بھی اگر آپ نے وہی کپڑے پہن رکھے ہوں تو جب آپ کا ہاتھ کپڑوں پر انہی جگہوں پر دوبارہ لگ جائے تو دھلے ہوئے ہاتھ بھی دوبارہ جراثیم زدہ ہوسکتے ہیں۔ حتی الوسع باہر سے آکر کپڑے بدلنا اور ہاتھ منہ دھونا یا غسل کرنا سب سے بہتر ہے۔ دستانے بار بار خریدنے کے بجائے ہفتے یا دو ہفتے میں ایک ہی بار خرید لئے جائیں، نظام مدافعت کو روزانہ بازار جا کر مشکل میں نہ ڈالیں۔ اشد ضروری کاموں کے لئے ہی نکلیں، اگر ملازمت گھر سے ہوسکتی ہے تو گھر ہی رہیں۔

کورونا ویکسین لگوانے کے بعد بھی ماسک کا استعمال جاری رکھیئے

اب دنیا کے بہت سے ممالک میں کورونا ویکسین لگانے کی مہم کا آغاز ہو چکا ہوگا۔ اس حوالے سے یہ سوال پوچھا جاسکتا ہے کیا یہ ویکسین لگوانے کے بعد بھی ہمیں ماسک پہننے، سماجی فاصلہ اور ہاتھوں کو دھوئے رکھنے کا تکلف برقرار رکھنا پڑے گا تو اس کا جواب فی الحال اثبات میں ہے۔

اس کی بڑی وجہ ایک تو یہ ہے کہ ماڈرنا اور فائزر جیسی ویکسینوں کا کورس دو ٹیکوں پر مشتمل ہے۔ بتایا گیا ہے کہ جسم میں دافع کورونا مدافعت (Immunity) دوسرا ٹیکا لگنے کے قریباً دو ہفتوں بعد پیدا ہونا شروع ہوتی ہے۔

دوسرے یہ کہ فی الوقت دستیاب ویکسینوں میں سے ایک ویکسین بھی ایسی نہیں جو آپ کو یا آپ کے ساتھیوں کو کورونا سے سو فیصد محفوظ کر دینے والی ہے۔ ہاں ان کا بڑا اور نہایت اہم اور مفید فائدہ یہ ہے کہ مبینہ طور پر یہ ہمیں کورونا کے شدید حملہ سے لگ بھگ 70 تا 95 فیصد محفوظ ضرور کر دیتی ہیں۔

تاہم میرے علم کے مطابق اس بات کا فی الحال کوئی ثبوت دستیاب نہیں ہوا کہ ویکسین لگوانے کے بعد یہ ہمیں اس وائرس کو اپنے نظام تنفس میں بطور کیریئر (Carrier) ساتھ لئے پھرنے سے روک سکتی ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ ویکسین کا کورس مکمل کرنے کے بعد ہم میں پھر کبھی بھی اس بیماری کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو اور ہم تندرست رہیں لیکن کچھ تعداد میں یہ وائرس ہمارے نظام تنفس میں بدستور موجود رہے اور ہم دوران گفتگو، یا اپنی چھینکوں، کھانسی کے ذریعہ اسے دوسروں میں منتقل کرنے کا باعث بنتے رہیں۔ اس لئے ویکسین لگوانے کے بعد کمیونٹی کے اندر ہمیں دیگر احتیاطی تدابیر کے ساتھ ماسک کا استعمال پھر بھی جاری رکھنا پڑے گا۔

اس سے یہ نتیجہ ہرگز اخذ نہ کیا جائے کہ پھر ہمیں کورونا ویکسین لگوانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ نہیں، بلکہ کبھی نہ بھولیں کہ ایک سال سے بھی کم عرصہ میں صرف امریکہ میں لگ بھگ ساڑھے چار لاکھ 447، 459 افراد کورونا کے ہاتھوں لقمہ اجل بن گئے ہیں۔ ''چار لاکھ'' کہنا اور لکھنا تو شاید آسان ہو لیکن ایک سال میں چار لاکھ قبریں کھودنا ہرگز آسان نہیں۔ اس لئے معاشرے میں جتنے زیادہ افراد جتنا جلد یہ ویکسین لگوائیں گے اتنی ہی جلدی اور بڑے پیمانے پر معاشرے میں اجتماعی قوت مدافعت (Herd Immunity) استوار ہونا شروع ہو جائے گی اور پھر سماجی فاصلہ یا ماسک پہننے کی ضرورت استثناء کے طور پر رہ جائے گی۔

اجتماعات، پبلک، یا ہجوم والی جگہوں کے حوالہ سے یہ اہتمام کرنا مناسب ہوگا کہ گھر سے ایک عدد زائد ماسک ساتھ لایا جائے تاکہ اگر باہر کھانا پینا کرنا ہے یا مثلاً مسجد میں وضو کرنا ہے تو پہلے والے ماسک کو پلاسٹک میں محفوظ کرلیں اور کھانے پینے یا وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر نیا ماسک پہن لیں۔ گھر جا کر دونوں کو دھولیں۔

اسی طرح اگر آپ کسی کثیر المنزلہ عمارت کے فلیٹس / اپارٹمنٹ میں رہتے ہیں تو لفٹ / ایلی ویٹر میں لگے بٹن اور لفٹ کے دروازے جراثیم کے بڑے منبع ہیں۔

اگر گھر سے نکلتے ہی دستانے پہن کر لفٹ، دروازوں اور بٹنوں کو ہاتھ لگائیں اور جونہی آپ گاڑی / کار کے پاس پہنچیں، احتیاط سے دستانے اتار دیں یا نئے دستانے پہن لیں تو یوں آپ گاڑی کھولنے کے لئے صاف ہاتھ استعمال کرسکتے ہیں۔ اسی طرح شاپنگ سینٹرز سے باہر نکلتے ہوئے بھی تمام اشیا اور خانوں (شیلف) پر ہاتھ لگے ہونے کے باوجود لوگ انہی ہاتھوں سے گاڑی کھول لیتے ہیں یہاں تک کہ چھوٹی موٹی چیونگم بھی انہی ہاتھوں سے کھا لیتے ہیں۔ ایسے دستانے بہت مفید ہیں اور اس دوران لاپرواہی ساری احتیاط کو ضائع کرسکتی ہے۔

اگر گھر میں کوئی فرد (کووڈ 19 یا کسی اور متعدی مرض) میں مبتلا ہے اور آپ اس کی تیمارداری کر رہے ہیں، اس کے استعمال شدہ برتن، کپڑے، گند وغیرہ اٹھاتے ہیں تو پھر ماسک کے علاوہ دستانے پہننا ضروری ہے، بشرطیکہ ان دستانوں سے اپنے چہرے کو نہ چھوئیں اور ایک مرتبہ استعمال کے بعد ان کو فوراً تلف کر دیں۔ مریض

کے کمرے سے نکلنے کے معاًبعد اپنے کپڑے تبدیل کرنا اور غسل لینا بھی ضروری ہوتا ہے۔دوسری صورت میں ڈسپوزیبل ماسک ، دستانے ، چشمہ اور حفاظتی گاؤن (پی پی ای) کا استعمال کیا جائے جو عموماً ایک عام شہری کی قوت خرید سے بہت بالا ہوتا ہے۔

وضو کی وجہ سے دن میں پانچ بار انسان کے ناک، کان، آنکھ، منہ کی جلد یا جھلیاں صاف ہو جاتی ہیں جو اس وائرس کے خلاف کامیاب حربہ ہے۔اسی طرح مناسب مقدار میں وقتاً فوقتاً پانی پیتے رہنے سے بھی گلا خشکی سے محفوظ رہتا ہے۔

حضورانور کی تجویز کردہ احتیاطی ہومیو پیتھک ادویات اور متعلقہ اقدامات کے ساتھ ساتھ روزانہ دعا اور پنج وقتہ نماز آپ کو محفوظ رہنے میں مدد دے گی۔ان شاءاللہ

احمدی بھی احتیاط کا پورا حق ادا نہیں کر رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ خطبہ جمعہ 12 فروری 2021ء کو فرمایا:

''اہم بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وبا جو اس وقت پھیلی ہوئی ہے اس میں احمدی بھی احتیاط کا پورا حق ادا نہیں کر رہے۔ پوری احتیاط کے ساتھ ماسک پہنیں۔بلا ضرورت سفر سے بچیں۔سماجی فاصلہ رکھیں اور حکومت کی جاری کردہ ہدایات پر عمل کرتے رہیں۔''

(روزنامہ الفضل لندن۔آن لائن۔15 فروری 2021ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جملہ موذی امراض، آلائشوں اور آزمائشوں سے محفوظ و مامون رکھے اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اس کی عظمت
لرزاں ہیں اہل قربت کروبیوں پہ ہیبت
ہے عام اس کی رحمت کیونکر ہو شکر نعمت
ہم سب ہیں اس کی صنعت اس سے کرو محبت
غیروں سے کرنا الفت کب چاہے اس کی غیرت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اس کی جود و منت
اس سے ہے دل کی بیعت دل میں ہے اس کی عظمت
بہتر ہے اس کی طاعت، طاعت میں ہے سعادت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب کا وہی ہے سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اس بن نہیں گزارا غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

درد میں ڈوبی ہو سوز سے پر بھی ہو

مکرم ابو بلال صاحب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی الجزائر اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعائیہ تحریک کے حوالہ سے چند اشعار

درد میں ڈوبی ہو سوز سے پر بھی ہو
دوستو اس دعا کی ضرورت ہے پھر

اشکوں سے سجدہ گاہیں رہیں تر بتر
نالہ و التجا کی ضرورت ہے پھر

عرش کے پائے جو کہ ہلائے سنو
ایسی آہ و بکا کی ضرورت ہے پھر

نوعِ انسانیت کی بقا کے لئے
اب خدا میں فنا کی ضرورت ہے پھر

رات کے آخری حصہ میں جاگ کر
اس خدا سے لقا کی ضرورت ہے پھر

عہد جور و جفا نفرتوں کے خلاف
الفتوں کی ضیاء کی ضرورت ہے پھر

گر نصیبوں میں ان کے ہدایت نہیں
آسمانی قضا کی ضرورت ہے پھر

اے مهیمن خدا مالکا کبریا
تیرے فضل و عطا کی ضرورت ہے پھر

(روزنامہ الفضل لندن۔آن لائن، 30 جنوری 2021ء)

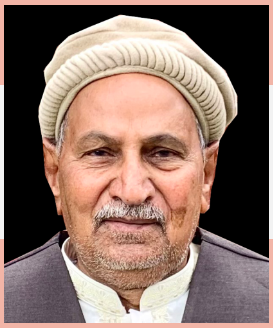

دعوتِ حق اور چند ذاتی تجربات

مکرم محمد اکبر آصف صاحب، کیلگری

جماعت احمدیہ کے قیام کا بنیادی مقصد، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں بنی نوع انسان کو انسانیت کی اصل روح سے روشناس کرانا اور حقیقی اسلام اور احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنا ہے۔ اور آج جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ خدا کا پیغام دوسروں تک پہنچائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے آگاہی اور شناسائی کے مشن کو حتی المقدور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ

(سورۃ النحل 16:129)

ترجمہ: اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔

ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ کسی ایک انسان کو اسلام کی طرف بُلاتے ہیں اور وہ شخص حق کو پہچان کر اسلام قبول کرتا ہے تو آپ کا یہ عمل سو سُرخ اونٹوں کی قربانی سے افضل ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی)

کہاں وہ عرب جہاں اخلاقیات کا فقدان اور بُت پرستی عروج پر تھی وہاں سے ہزاروں جلیل القدر صحابہ روشنی پا کر عالم انسانیت کے لئے گوہرِ نایاب بن گئے کہ جس کی مثال نہیں ملتی، جن کی روشنی سے روئے زمین رہتی دُنیا تک منور رہے گی اور وہ ہمیشہ کے لئے مجسمۂ نور بن گئے۔ یہ سلسلہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء کے ذریعہ سے آج تک جاری و ساری ہے۔ خلفائے احمدیت کے ارشادات ہمیں بار بار توجہ دلاتے ہیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ سمجھیں اور میدانِ عمل میں نکلیں اور سال میں کم از کم ایک ماہ اس مقدس اور پیغمبرانہ سُنت کے لئے وقف کریں اور دیے سے دیا جلاتے ہوئے دُنیا سے رُخصت ہوں یہی انسانی زندگی کا حقیقی مقصد ہے۔

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''ہر احمدی بلا استثنا مبلغ بنے۔ وہ وقت گزر گیا کہ جب چند مبلغین پر انحصار کیا جاتا تھا۔ اب تو بچوں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا، بوڑھوں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔ یہاں تک کہ بستر پر لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا اور کچھ نہیں تو وہ دعاؤں کے ذریعہ بھی تبلیغ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ مورخہ 4 مارچ 1983ء مسجد اقصیٰ ربوہ بحوالہ خطبات طاہر۔ جلد دوم، صفحہ 140)

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی اور محترم امیر صاحب کینیڈا کی یاد دہانی پر عمل کرتے ہوئے خاکسار نے اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کیا تو پہلی دفعہ 2016ء دوسری دفعہ 2017ء میں ویسٹ انڈیز کے جزیرہ نما ملک جمیکا گیا۔ اس کے بعد تیسری دفعہ 2019ء میں پہلے بیلیز اور پھر جمیکا جانے کا موقع ملا۔ ان ممالک میں میرا قیام بائیس بائیس دن کا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔ صبح آٹھ بجے سے شام سات بجے تک بغیر کوئی وقت ضائع کئے مختلف شہروں میں کیمپ لگایا جاتا تھا۔ مکرم مربی صاحب سٹال پر ڈیوٹی دیتے اور ہم تین افراد جن میں خواتین بھی شامل تھیں مختلف جگہوں مثلاً مارکیٹ، بس ٹرمینل، بازار وغیرہ میں پمفلٹ اور جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے چلے جاتے۔ اس طرح ہم لوگ ایک شہر میں تین دن رُکتے اور پھر دوسرے شہر چلے جاتے۔ ہم لوگوں کا ٹارگٹ ہوتا تھا کہ ہر فرد کم از کم تین سو افراد کو روزانہ جماعتی لٹریچر تقسیم کرے گا۔ اس طرح ہم بیلیز کے ہر بڑے شہر میں گئے۔ بیلیز کے شہر اورنج ہال میں ہم نے چار دن کیمپ لگایا۔ یہ شہر میکسیکو کے بارڈر کے قریب واقع ہے۔ وہاں ہمارا پروگرام کافی کامیاب رہا۔ وہاں پر عام لوگوں کے علاوہ طلباء نے بہت دلچسپی لی اور ابتدائی لٹریچر پڑھنے کے بعد دوسری کُتب خرید کر لے جاتے اور غور سے پڑھتے معلوم ہوتا تھا انہیں کتب کے مطالعہ کا کافی شوق ہے۔ اور اگلے دن اور کُتب خریدنے کے لئے آتے۔ اس ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل، خلیفۂ وقت کی دعاؤں اور ہماری ادنیٰ کوششوں سے ہمیں چار مقامی افراد کی بیعت پر آمادگی کی صورت میں پھل عطا ہوا۔ پھر خاکسار جمیکا چلا گیا وہاں جلسہ سالانہ کے ایام تھے۔ جلسہ پر حاضری کم و بیش سو افراد کے قریب رہی۔ جلسہ سے فراغت کے بعد بیلیز والے تجربات سے فائدہ اٹھایا اور یہاں پر بھی وہی خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد علاوہ ازیں احبابِ جماعت جو گزشتہ سالوں میں

بیعت کر چکے تھے،ان سے رابطہ کیا گیا۔

ان فرائض کی ادائیگی کے طفیل خدا تعالیٰ کے فضلوں، احسانوں، برکات اور انعامات کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ خدا اپنے بندوں کو کیسی کیسی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ خاکسار کی عمر 77 سال تھی۔اس عمر میں عام طور پر جسمانی کمزوری کے علاوہ بیماریاں بھی اپنا اثر دکھانا شروع کر دیتی ہیں۔

میں سب سے پہلے مالی فوائد کا ذکر کرنا چاہوں گا چونکہ وقفِ عارضی کے موقع پر اپنے ہر قسم کے اخراجات ٹکٹ اور کھانے کا بندوبست خود کرنا پڑتا ہے تو ایک خطیر رقم درکار ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ 2017ء میں سفر پر جتنی رقم خرچ کی اللہ تعالیٰ نے اُتنی ہی رقم انعامی بانڈ جو کہ ایک عرصہ دراز سے میرے پاس تھے، کی صورت میں واپس لوٹا دی۔اسی طرح 2019ء میں بھی ایسا ہی ہوا۔

عرصہ چودہ پندرہ سال سے میری ٹانگوں میں شدید درد رہتا تھا چلنے پھرنے میں دشواری کے علاوہ رات کو سوتے وقت اگر کروٹ بدلنا ہوتی تو بھی مشکل پیش آتی۔ ادویات کے استعمال کے باوجود کوئی خاطر خواہ افاقہ نہ ہوا۔ان گرم مرطوب ممالک میں بہت زیادہ چلنے کی وجہ سے اب بیماری کا نام ونشان نہیں رہا۔الحمدللہ! بلکہ لگتا ہے جیسے کبھی بیماری تھی ہی نہیں۔آنکھوں میں کالا موتیا تھا جب واپس آ کر چیک کروایا تو ڈاکٹر بھی حیران ہو گیا کہ موتیا خود بخود ہی ختم ہو گیا بینائی ٹھیک ہو گئی ہے۔تیسرے مجھے شوگر کی تکلیف بھی تھی وہاں زیادہ تر ناریل کا پانی پینے سے شوگر بھی ختم ہو گئی۔الحمدللہ! یہاں میں چند منٹ نہیں چل سکتا تھا مگر وہاں میں آٹھ دس گھنٹے پیدل بازاروں میں سفر کرتا رہا تو کوئی درد محسوس نہ کی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنیاد پر یہ بات دعویٰ کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے پیغام کو پیاسی روحوں تک پہنچائیں خدا آپ کا محافظ بن جائے گا۔ دعوت الیٰ اللہ کے کام میں وقت گزرنے کے ساتھ دلچسپی بڑھتی جاتی ہے، نئے دوست بنتے ہیں، نئی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ خاکسار وقفِ عارضی کا کام مختلف صورتوں میں (انفرادی اور اجتماعی طور پر) جوانی کے ایام سے پاکستان میں بھی کرتا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کام کی وجہ سے اس عاجز کو بہت فضلوں سے نوازا ہے۔ اس کام میں روحانی مزہ بھی آنے لگتا ہے اور بار بار ذہن میں احساس پیدا ہوتا ہے کہ اصل مقصدِ حیات یہی ہے جس سے بعض لوگ غافل ہیں۔امر واقع یہ ہے کہ دعوت الیٰ اللہ ایسی روحانی لذت کا احساس دلانے لگتی ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔پس ہمارا کام خدا تعالیٰ کا پیغام حتی المقدور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا ہے۔ قبول کرنا، سننے والے کی مرضی! یہ قانون قدرت ہے کہ غور وفکر کرنے والی سعید روح کی خدا تعالیٰ خود رہنمائی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''میں وسیلہ اور ذریعہ بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی بارگاہ سے تائید ونصرت کے جلوے دکھائے۔آمین

اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پر آشوب زمانے میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔''

(برکات الدعا۔روحانی خزائن،جلد 6 ،صفحہ 34)

آج شیدائے خلافت چل دیا

1442ھ

سلسلہ کے دیرینہ خادم،خلافت کے سلطان نصیر مکرم پروفیسر چوہدری حمیداللہ صاحب کی وفات پر

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب امریکہ

آج شیدائے خلافت چل دیا
ایک مینارِ محبت چل دیا

وہ یقیناً منتظم تھا بے مثال
وہ سراپا دستِ شفقت چل دیا

خدمتِ دیں میں کمربستہ رہا
اک مثالِ عزم و ہمت چل دیا

اپنے پیاروں، چاہنے والوں سے آج
لے کے رخصت اور اجازت چل دیا

رات دن جدوجہد دیں کے لئے
صاحبِ رُعبِ صداقت چل دیا

اس کو ازبر تھے مؤدب کے سبق
وہ علم دارِ عقیدت چل دیا

اک مربی، محسنِ قدسی تھا وہ
ہنس کر حسبِ روایت، چل دیا

(مؤرخہ 8 فروری 2021ء)

رپورٹ نعتیہ مجلس زیر اہتمام مجلس انصار اللہ کینیڈا

قیادت عمومی مجلس انصار اللہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ کینیڈا کو مؤرخہ 31 دسمبر 2020ء بروز جمعرات ایک نعتیہ مجلس (آن لائن) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس بابرکت مجلس کا آغاز رات آٹھ بجے ہوا جو کہ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

اس مجلس کی صدارت محترم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ میزبانی کے فرائض مکرم ناصر محمود احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے سرانجام دیئے۔

مجلس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم رافع الزنداقی صاحب نے سورۃ الاحزاب کی آیات 57 تا 58 تلاوت کیں جن کا اردو ترجمہ مکرم فراز حسین قریشی صاحب نے پیش کیا۔

مکرم مولانا سہیل احمد ثاقب صاحب، قائد تعلیم القرآن نے درود شریف کی اہمیت کے بارہ میں حدیث نبوی ﷺ اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم کامران اشرف چوہدری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس بابت مجلس مولود مبارک پڑھ کر سنایا۔

جس کے بعد مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے اس بابرکت مجلس کی غرض و غایت کے بارہ میں اپنے افتتاحی کلمات ارشاد فرمائے۔

اس کے بعد مکرم معتز القرق صاحب استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ یا عین فیض اللہ سے منتخب اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے اور مکرم داؤد اسماعیل صاحب، ناظم اعلیٰ پریری ریجن نے ان کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس مجلس میں تین شعراء حضرات کو بھی اپنا نعتیہ کلام پیش کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ سب سے پہلے مکرم مولانا محمد افضل مرزا صاحب، مربی سلسلہ واں نے خوش الحانی کے ساتھ اپنا کلام پیش کیا۔ آپ کے نعتیہ کلام کے چند اشعار یہ ہیں۔

پیشواؤں کا پیشوا وہ ہے
میرے جیسوں کا ناخدا وہ ہے
اس کی خاطر بنے ہیں دونوں جہاں
سارے نبیوں میں مصطفیٰؐ وہ ہے

اس کے بعد مکرم منصور احمد ناصر صاحب نے حضور علیہ السلام کا سوانح رسول ﷺ کے متعلق اقتباس از اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھ کر سنایا۔

جس کے بعد دوسرے شاعر محترم انصر رضا صاحب واقف زندگی نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔

نہیں ہے نام کوئی تیرے نام سے اوپر
ہے بس الوہیت تیرے مقام سے اوپر
تو دو کمانوں کا ہے وتر منتہائے بشر
گیا معراج میں بیت حرام سے اوپر

اس کے بعد مکرم سید مبشر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم وہ پیشوا ہمارا کے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔

اس محفل کے تیسرے شاعر مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے نعتیہ اشعار سنائے۔

اس پر نزولِ ربّ سما حد تا حد ہوا
مظہر صفاتِ حق کا اتم صد بصد ہوا
احمد ہے وہ، بلند ہوا، میم گر گئی
وہ ایک ہو کے واصلِ ربّ احد ہوا

جس کے بعد مکرم عبدالخالق محسن فاروقی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است اپنی مترنم آواز میں پیش کیا اور مکرم سید پیام نبی صاحب نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

مکرم ناصر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظم حضرت سید ولد آدم۔ صلی اللہ علیہ وسلم سے چنیدہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں مکرم صفی اللہ راجپوت صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 فروری 2006ء سے موجودہ زمانہ میں آنحضور ﷺ کے خلاف مغربی پروپیگنڈہ اور ہماری ذمہ داری کے حوالہ سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔

آخر پر صدر محفل محترم مشنری انچارج صاحب کینیڈا نے اپنے اختتامی کلمات میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2010ء کے ایک اقتباس کہ ہمارے سال اور دن اس صورت میں ہمارے لئے مبارک بنیں گے جب ہم اپنے

اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے، کی روشنی میں بتایا کہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ آنحضور ﷺ کا اُسوۂ حسنہ ہے پس سال 2020ء کے اختتام اور سال 2021ء کے آغاز کے موقع پر ہم نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کی روشنی میں اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور اسی کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کی کوشش کریں ان کلمات کے بعد آپ نے دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت نعتیہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

یاد رہے کہ یہ پروگرام اردو زبان میں تھا لیکن آن لائن ہونے کی وجہ سے سکرین پر ساتھ ساتھ انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ اس بابرکت مجلس کو تقریباً گیارہ سو احباب نے یوٹیوب پر براہ راست دیکھا اور سنا۔

عبدالرشید انور صاحب

ناصر محمود احمد صاحب

رافع الزنداقی صاحب

فراز حسین قریشی صاحب

سہیل احمد ثاقب صاحب

کامران اشرف چوہدری صاحب

عبدالحمید وڑائچ صاحب

معتز القزق صاحب

داؤد اسماعیل صاحب

مرزا محمد افضل صاحب

منصور ناصر صاحب

انصر رضا صاحب

سید مبشر احمد صاحب

ہادی علی چوہدری صاحب

عبدالخالق محسن فاروقی صاحب

سید پیام نبی صاحب

ناصر احمد صاحب

احمد صفی اللہ راجپوت صاحب

جماعت احمدیہ ریجائنا کے عشرہ تبلیغ اور یوم تبلیغ کی چند جھلکیاں

رپورٹ: محترم نوید اقبال صاحب قادیانی مربی سلسلہ ریجائنا

الحمدللہ جماعت احمدیہ ریجائنا نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 20 تا 30 دسمبر 2020 کا عشرہ تبلیغ بڑے جوش وخروش سے منایا۔ اس عشرہ کے دوران اطفال، خدام، انصار، ناصرات اور لجنات سب ہی کسی نہ کسی انداز میں پیغام حق پہنچانے کے فریضہ کو نبھانے کو شاں رہے۔ اور عشرہ تبلیغ کے پہلے روز 20 دسمبر 2020 کو یوم تبلیغ کا اہتمام کیا گیا۔

بینرز۔ مسیح آ گیا

5 اطفال 2 خدام اور 2 انصار مسلسل ان ایام میں بڑی بڑی شاہراوں اور اہم مقامات پر کھڑے ہوکر ''مسیح آ گیا'' کا بینر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک شبیہ کے ساتھ لہراتے رہے اور تقریباً 3,000 راہگیروں کی توجہ کا مرکز بنے۔ اکثر مرد وزن نے اپنی موٹر کار سے ہارن بجا کر اپنے مثبت جذبات کا اظہار کیا۔

سال نو کی مبارکبادی کے کارڈ

مسجد کے پڑوس میں نئے سال کی مبارک باد کے کارڈ اور چاکلیٹ کے تحفے تقسیم کئے گئے۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ مسجد کے سامنے والی بلڈنگ میں 40 کارڈ تقسیم کئے گئے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان لوگوں سے ہمارا بہت اچھا تعلق ہے۔ پھر ایک ناصر اور ایک خادم نے اپنی اپنی بلڈنگ میں الگ الگ 40 کارڈ تقسیم کئے اس طرح 120 کارڈ تقسیم ہوئے۔

ایک دن میں 2 انصار اور ایک خادم نے مل کر نئے سال کی مبارکباد کے 300 کارڈ گھر گھر جا کر تقسیم کئے۔

ان ایام میں اطفال، خدام اور ناصرات نے گھر گھر جا کر اور ای میل اور واٹس ایپ (WhatsApp) کے ذریعہ 1500 سے زائد نئے سال کی مبارک باد کے کارڈ اپنے غیر احمدی احباب کو جن میں ان کے دوست، پڑوسی اور کام کی جگہ پر ساتھیوں کو تقسیم کئے۔

اِسی طرح تقریباً 70 عبادت گاہوں جس میں چرچ، کلیسا، یہودی معبد خانہ یعنی سینگاگ، ہندوؤں کے مندر، سکھوں کے گورودوارے اور دوسری عبادت گاہیں وغیرہ شامل ہیں۔ انہیں ای میل کے ذریعہ سے نئے سال کی مبارک باد کے کارڈ بھجوائے گئے۔

نئے سال کی مبارک باد کے کارڈ کی تقسیم نے عمومی طور پر ایک خوشگوار تاثر پیدا کیا۔ ایک غیر احمدی بنگلہ دیشی فیملی نے جماعت سے رابطہ کیا، ان کو چند مشکلات پیش آ رہی تھیں جنہیں دور کرنے میں افرادِ جماعت نے ان کی مدد کی۔ اب یہ فیملی باقاعدگی سے مسجد میں نمازوں، جمعہ اور دیگر جماعتی پروگراموں میں حصہ لے رہی ہے۔ الحمدللہ

فوڈ ڈرائیو

خدام الاحمدیہ ریجائنا نے احباب جماعت کے تعاون سے ایک ہزار ڈالر اکٹھے کئے، ایسا ہر سال کے اختتام پر فوڈ ڈرائیو کے سلسلہ میں کیا جاتا ہے۔ اِس رقم سے دو ہزار پاؤنڈ وزن کی خوراک بازار سے خریدی گئی جس میں دالیں، سبزیاں، سوپ، پاستہ، آلو، چاول اور نوڈلز وغیرہ شامل تھیں۔

فوڈ ڈرائیو میں خدام الاحمدیہ مرکز یہ کہ اجازت سے یہ تمام خوراک یہاں کے قدیم مقامی باشندوں کو عطیہ کے طور پر پیش کی گئی۔ قدیم مقامی باشندوں کی برادری کو مسجد آنے کی دعوت دی گئی اور ان کی جانب سے دس معزز احباب مسجد تشریف لائے۔

سوال و جواب کی ایک دلچسپ تقریب

ایک مختصر سی تقریب میں تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا گیا، جماعتی روایت کے مطابق طعام کی مجلس کے دوران تقریباً پانچ گھنٹے باہم گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ حاضرین نے پورے انہاک سے اسلام احمدیت کے بارہ میں گفتگو کو سنا اور ہستی باری تعالیٰ، اسلام احمدیت، نظام خلافت، وفات مسیح اور ہیومینٹی فرسٹ کے بارہ میں سوالات کئے۔

نئے سال کی مبارک باد کے کارڈ کے ساتھ تمام شرکاء کو ہمارا خدا، نبیوں کا سردارؐ، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''امن کی شاہراہ'' Pathway to Peace، محمدؐ اور مسیح ہندوستان میں کتابیں تحفہ کے طور پر دی گئیں۔

تقریب کے آخر میں دو ہزار پاؤنڈ وزن کی خوراک کا عطیہ پیش کیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ کی جانب سے جمع شدہ کپڑوں کے چار بڑے ڈبے عطیہ کے طور پر پیش کئے گئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی ان کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کے نیک ثمرات پیدا کرے۔ آمین

عشرہ تبلیغ اور یوم تبلیغ جماعت احمدیہ ریجائنا کی چند جھلکیاں

میرے پیارے والدِ محترم چوہدری عبدالحفیظ صاحب مرحوم

جن سے مل کر زندگی سے عشق ہو جائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

مکرم عبدالعلیم صاحب

میرے پیارے والد صاحب، ایک حد درجہ محبت کرنے والی شخصیت کہ جنہیں اپنی اولاد تو اولاد، اعزاو اقارب بھی ان کے اصل نام سے پکارنے کی بجائے نہایت محبت بھرے انداز میں ’’ابی‘‘ پکارتے تھے۔آپ ہمہ جہت شخصیت کے حامل زندگی کی امنگوں سے لبریز اور مثبت سوچ سے سرشار تھے۔ ذاتی تجربات کو سبق آموز طریق میں بیان کرنے میں ماہر، دوسروں کے لئے نیک اور برمحل مشوروں کا خزانہ اور چھوٹے بڑے ہر شخص کی خوشی وکامیابی میں ایسے شریک کہ جیسے خود آپ کی اپنی خوشی ہو۔گویا آپ مذکورہ بالا شعر کے جیتے جاگتے مصداق تھے۔۔۔!

ابتدائی زندگی

آپ کی ولادت پاکستان کے مردم خیز ضلع جھنگ میں دسمبر 1940ء میں ہوئی۔آپ کے والد محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب ایک نہات شریف النفس، محنتی، ایماندار، ذہین اور منکسر المزاج سادہ انسان تھے ۔ ہمارے والد صاحب دراصل ہمارے عزیز دادا جان کی شخصیت کا پَرتو تھے۔ خاص طور پر زبردست یادداشت، بذلہ سنج مزاج، حسِ ظرافت، لسانیات پر عبور یعنی باترجمہ قرآن، فصیح وبلیغ اردو تحریر اور دفتری وبامحاورہ انگریزی میں یکساں مہارت محض اللہ کے فضل سے ہمارے والد صاحب کو دادا جان سے وراثت میں ودیعت ہوئی تھی۔

دادا جان مغربی پاکستان سیکرٹریٹ میں سیکشن آفیسر تھے، اس لئے ملازمت کے سلسلے میں دادا جان کی تعیناتی مختلف شہروں جیسے لاہور، جھنگ، ساہیوال، فیصل آباد، ڈیرہ غازی خان وغیرہ ہوتی رہی۔ یوں والد صاحب کا بچپن مختلف شہروں میں گزرا اور مسلسل نقل مکان کی وجہ سے آپ کے مشاہدہ ومطالعہ کی عادت پروان چڑھی۔ والد صاحب اس دور کی یادوں کو تربیت کے پیرائے میں دلچسپ، مزاح سے بھرپور اور معنی خیز سبق آموز واقعات کی شکل میں بیان کرتے۔

آپ نے میٹرک کے امتحان میں اپنے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔بی۔کام کی ڈگری کے حصول کے بعد عملی تجربہ کے حصول کے لئے کچھ عرصہ واپڈا اور حبیب بنک میں ملازمت کی۔ بعدازاں پنجاب یونی ورسٹی سے ایم۔ کام (آنرز) کی ڈگری لی اور نیشنل بنک آف پاکستان میں ملازمت اختیار کی جہاں ریٹائرمنٹ تک ملازم رہے۔آپ بنکاری کے شعبہ میں کہنہ مشق، محنتی اور اعلیٰ درجہ مہارت کے حامل تھے، چاہے برانچ مینیجر شپ ہو یا بنک کے ضلع /ڈویژن سطح کے لاہور زونل آفس میں 34 برانچوں کا مینیجر کریڈٹ کا کام، سٹاف کالج کے کورسز ہوں یا نئے ملازمین کی تربیت ورہنمائی، ایڈوانسز ہوں یا ضابطے کی خلاف ورزی کے معاملات (ڈسپلنری کیسز)، انتظامی (ایڈمنسٹریٹو) عہدہ ہو یا قرضہ فراہم (Loan Sanctioning) کیس کے معاملات میں دورے کرنا اور تفصیلی جانچ پڑتال ---ہر عہدہ کی ضروریات کے موافق نگینے کی طرح موزوں ثابت ہوتے۔ آپ کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹس ہمیشہ شاندار رہیں جس کا بالواسطہ اظہار آپ کے افسران آپ کی ستائش میں اکثر کرتے رہتے۔لیکن آپ کو خدمات، محنت اور کارکردگی کے لحاظ سے ترقیات نہ ملیں۔اگرچہ آپ نے اس بات کو اپنے احمدی ہونے سے کبھی منسلک نہیں کیا اور ہمیشہ وہ کہتے کہ پروموشن میں تاخیر ہمارے ملک میں عمومی ناانصافی کی فضا، آپ کی اپنی بے پناہ ایمانداری/رشوت ستانی سے نفرت اور آپ کی خوشامد سے پرہیز کی عادت کی وجہ سے ہے۔ بہرحال آپ نے جب گولڈن ہینڈ شیک کے تحت 1998ء میں رضا کارانہ ریٹائرمنٹ لی تو آپ اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ تھے، گوکہ آپ کی صلاحیتوں،

اقتصادات کے علم اور تجربہ کی رو سے آپ اس سے کہیں اعلیٰ عہدے کے حقدار تھے۔

خلافت سے تعلق اور دین سے محبت

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ سے محبت اور اسلام احمدیت کی غیرت وحمیت میں بدرجہ اتم سرشار تھے۔ کسی کو خلافت کی نافرمانی کرتے دیکھتے تو مصلحتاً خاموش رہنے کی بجائے اسی وقت تنبیہ کرتے کہ بیعت بک جانے کا نام ہے، من مانی کا نہیں۔ اسی طرح تبلیغ میں بھی نڈر تھے۔ اکثر اپنی ملازمت کے دوستوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ احمدیت اور مسیح وقت کا پیغام دیتے رہتے۔ آپ کا تبلیغ کا طریق حالات اور تعلقات کی نوعیت کے لحاظ سے کئی مدارج پر مشتمل تھا۔ قریبی دوستوں کو تو براہ راست تبلیغ کرتے لیکن ہمیشہ مناسب موقع کی تلاش میں رہتے ہوئے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ تبلیغ اندھا دھند پیغام نہیں بلکہ مناسب وقت پر مناسب الفاظ کے انتخاب کا نام ہے۔ کئی بار جب آپ اپنے کسی غیر احمدی قریبی دوست کو شرک جیسے عقائد، جیسے وفات کے موقع کی رسوم، جنات پر سطحی اور دیومالائی ایمان، تعویذ گنڈا، پیری مریدی، قبر پرستی وغیرہ سے ستایا ہوا دیکھتے تو اسے بتاتے کہ یہی خرابیاں تو ہیں جن کے لئے بطور حکم کسی امام کا آنا ضروری ہے۔ جب کہ عام لوگوں جیسے ویگن میں بیٹھے لوگ یا گوشت کی دوکان پر کھڑے افراد کو اجتماعی طور پر دور حاضر کے خراب حالات سمجھاتے اور پوچھتے کہ اس کا علاج کیا ہے؟ اکثر اوقات میں نے انہیں لوکل ویگن وغیرہ میں حالات حاضرہ اور معاشرتی برائیوں کو اس ذہانت سے بیان کرتے سنا کہ جب تک ان کا اترنے کا مقام (سٹاپ) آتا، ویگن کے تمام افراد ان سے متفق ہوتے کہ آج کے پاکستان اور دنیا کو امام مہدی کی ضرورت ہے۔

آپ نماز میں باقاعدہ اور روزانہ قرآن شریف کی تلاوت فرماتے۔ آپ نے 60 سال کی عمر کے بعد کئی آیات اور طویل سورتیں یاد کیں۔ اس عمر میں جب لوگ حوصلے ہار بیٹھتے ہیں ہر مہینے ان کی باجماعت نماز کی تلاوت میں نئی سورتوں کا اضافہ ہوتا رہتا۔ ہم حیران ہو کر دریافت کرتے تو کہتے کہ میری اچھی یادداشت کی وجہ اللہ کا فضل، قرآن سے پیار اور مسلسل سورتیں یاد کرنے کا شوق ہے۔ حفّاظ سے اس قدر پیار کرتے کہ جب بھی کسی حافظ صاحب سے ملتے ان کو سینے سے لگاتے اور کہتے کہ حافظ صاحب آپ کی وجہ سے قرآن کو سینے سے لگالیا۔۔۔

آپ نے جماعتی خدمات کا بھی بارہا شرف حاصل کیا۔ آپ تقریباً 20 سال تک حلقہ سمن آباد، لاہور میں محاسب اور آڈیٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد حلقہ سمن آباد میں ظہر اور عصر کی نماز کی امامت کا شرف بھی کئی دفعہ حاصل ہوا۔ آپ ہمیشہ بڑے فخر سے بتایا کرتے کہ اسلامیہ پارک کی مسجد کی لائبریری کی ابتدائی ترتیب آپ کے ہاتھوں سے ہوئی۔ چندہ جات کی ادائیگی میں نہایت باقاعدہ تھے۔ اور رمضان المبارک میں تو اپنی استطاعت سے کہیں زیادہ چندہ دیتے۔ چندوں کی جملہ تحریکات جیسے نادار مریضاں، مریم فنڈ، بلال فنڈ، یکصد یتامیٰ، ہیومینٹی فرسٹ، ایم۔ٹی۔اے، دار الضیافت، تحریک جدید اور وقف جدید میں الگ الگ باقاعدگی سے چندہ دیتے اور اولاد کو بھی باربار تلقین کرتے۔

1974ء کی احمدیہ مخالف تحریک کے دوران آپ پر شریروں نے جھنگ کی گلیوں میں پتھراؤ بھی کیا۔ آپ تشکر الٰہی سے سرشار ہو کر بتاتے کہ اس پُرآشوب دور میں چند بدنصیب لوگ دنیاداری میں پڑ کر احمدیت سے دور ہوگئے لیکن والد صاحب اور ہمارے خاندان کا خلافت احمدیہ سے تعلق ان واقعات کے بعد دوچند ہوگیا۔ خلفائے احمدیت بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بارہا قریبی ملاقاتوں کا فیض بھی پایا، اور ان ملاقاتوں کو بیان کرتے ہوئے فرطِ جذبات سے اشکبار ہو جاتے۔ 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولت کا موقع ملنا آپ کی حسین یادوں میں سے تھا۔ کینیڈا آنے کے موقع پر 2016ء میں پہلے ہی سال کے جلسہ سالانہ میں ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات اور اس موقع پر لی گئی تصویر آپ کی زندگی کا خوشگوار تجربہ تھا۔ وفات سے پہلے عمرہ کرنے کے ارادے سے مسلسل کچھ رقم پس انداز کرتے رہے، تاہم زندگی اور صحت نے وفا نہ کی اور وہ خواہش تشنۂ تکمیل رہ گئی۔

دعا پر حد درجہ یقین تھا۔ ہمیشہ کہتے کہ مسیح وقت کی جماعت کا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے۔ گھر میں کوئی نیا سامان ہو، یا سفر کا وقت، نیا کپڑا ہو یا کسی اہم کام جیسے امتحان کا آغاز، اولاد کے رشتے کا معاملہ ہو یا کوئی بیمار، ہر مرحلے پر خدا سے دعا کی تلقین، خلیفہ وقت سے راہنمائی کے لئے خط کی نصیحت اور بکثرت استغفار کی ترغیب دیتے۔ روزانہ بچوں کے سکول اور ہمارے دفتر جانے سے پہلے وہ اجتماعی دعا کرواتے۔ والد صاحب نے ہر کام سے پہلے اجتماعی دعا کی ایسی عادت راسخ کروادی کہ آج ان کی ساری اولاد ہر کام دعا کر کے شروع کرتی ہے۔ الحمدللہ۔ استغفار کا اس قدر کثرت سے التزام کرتے کہ نیند میں بھی اکثر استغفار کرتے سنائی دیتے۔

اپنی اولاد کو زیارت مرکز کروانے کا خاص شوق تھا۔ ربوہ سال میں کئی دفعہ جاتے اور اسے سب سے بڑی دینی ودنیاوی تفریح گردانتے۔ ربوہ میں رشتے داروں کے گھر ہونے کے باوجود دارالضیافت میں قیام کرتے، کہتے اس

بہانے مسیح وقت کے مہمان بننے کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ واپسی پر ہر بار دارالضیافت میں خاطر خواہ چندہ دیتے اور ہمیں تلقین کرتے جب بھی یہاں آؤ، اللہ کے مسیحؑ کے لنگر کے مددگار بنو۔ بہشتی مقبرہ میں اپنے بڑھاپے کے باوجود قطعہ خاص کے بعد اپنے تمام مرحوم اعزا کی قبور پر انفرادی طور پر دعا کرتے۔ اور ہمیں تلقین کرتے کہ ان سب جماعتی اور خاندانی بزرگوں کو سارا سال بھی دعاؤں میں یاد رکھو۔

اولاد سے دوستانہ تعلق

بچوں کی تربیت کے لئے آپ کے طریق ایسے دلچسپ اور پراثر تھے کہ ہم آپ ہی کے ان اصولوں پر عمل کر رہے ہیں۔ آپ اپنی اولاد کے لئے باپ سے کہیں زیادہ قریبی دوست تھے۔ آج کے دنیاداری کے زمانہ میں بہت سے لوگ اپنی پریشانی میں والدین سے ذکر کی بجائے دوست ڈھونڈتے ہیں، ہمیں ایسی مشکل کبھی نہ ہوتی کہ کون ایسا دوست ہے جسے رازدار بناؤں، جس سے مشورہ مانگوں۔ کیونکہ والد صاحب کا شفیق پیکر ہمارے لئے ہمیشہ مددگار اور مسائل کے بہترین حل کا حامل ہوتا۔ مجھے ایسی کئی نشستیں یاد ہیں جو باقاعدہ دعا کے ساتھ شروع ہوتیں، سب سے پہلے خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کی درخواست کے لئے خط لکھنے کی تلقین، پھر سیر حاصل گفتگو اور آخر میں والد صاحب کا مدبرانہ، محبت بھرا، برموقع الفاظ سے مرصع مشورہ۔۔۔!

ہم بہن بھائی آپ سے ایسے بے تکلف تھے کہ لوگ بھی اس بات پر خوشگوار حیرت اور رشک کا اظہار کرتے۔ اولاد کو اپنے قریب تر کرنے کے لئے آپ نئی نسل کے ساتھ ذہنی ہم آہنگی اختیار کرتے۔ ہم سے لطیفہ گوئی کرتے، ہماری پسند کی چیزوں کے متعلق ہم سے بات چیت کرتے، انہیں بچپن اور جوانی کی دلچسپیوں میں اگر کچھ غیر ضروری یا نقصان دہ نظر آتا تو تقابلی جائزہ کرکے پیار سے سمجھا دیتے۔ والد صاحب مجھے اور میرے بڑے بھائی عبداللطیف صاحب کو اپنے ہمراہ لے کر لمبے فاصلے پیدل طے کرتے اور اس دوران زندگی کے تجربات کو ایسے پرلطف اور آسان ماحول میں بیان کرتے کہ نصیحت سطحی نصیحت نہیں بلکہ دلی مشورہ لگے۔

روزمرہ زندگی کے مشاغل اور کچھ یادیں

فطرت کے مشاہدہ اور معلومات عامہ کے شیدائی تھے، موسمیات ہو یا جغرافیہ، معاشیات ہو یا حالاتِ حاضرہ، حیوانات و نباتات کی معلومات ہوں یا عکاسی (Photography) کا مشغلہ، ڈاک ٹکٹ ہوں یا کرنسی نوٹ اور سکے جمع کرنا، علم الطب ہو یا انجنیرنگ، کار کے انجن کی معلومات ہوں یا گھریلو مشینری کو خود ہی ٹھیک کرنا، اقتصادیات کے عمیق مسائل ہوں یا بچوں کے لئے اپنے ہاتھ سے کاغذی یا برقی کھلونے وغیرہ بنانا۔۔۔ یہ ان کی ہمہ گیر شخصیت کے چند پہلو ہیں۔ میں اس پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ نجانے اور کتنے ہی پہلو تھے جو ان کی ذات میں موجود تھے۔

زمانۂ طالب علمی ہی سے آپ کو مطالعہ کا شوق تھا اور جہاں جاتے کتب خانے کی رکنیت اختیار کرتے۔ اپنے گھر میں دینی اور دنیاوی علوم کی کتب اکٹھا کرنا، توجہ سے پڑھنا اور روزانہ رات کے کھانے کے وقت اولاد سے حاصل مطالعہ کا ذکر کرنا، ان کا معمول تھا۔ اس کے علاوہ تفسیر کبیر، تفسیر صغیر، روحانی خزائن، تاریخ احمدیت، اور بہت سی جماعتی کتب ایک سے زائد بار پڑھیں۔ آپ کی سامسنگ ٹیبلٹ (samsung tablet) میں بھی خاکسار نے جماعتی اور دنیاوی کتب نصب کر دی تھیں جنہیں وہ آخری عمر تک روزانہ شوق سے پڑھتے رہے۔ حتّٰی کہ کینسر کی شدت میں آنے والے اپنے آخری رمضان المبارک میں بھی قرآن کی تلاوت کرتے رہے اور پہلے سات روزوں میں سات سپارے پڑھ لئے۔ مگر مئی 2020ء کے پہلے ہفتہ سے طبیعت خراب ہوتی چلی گئی، پھر بھی ہسپتال جانے سے دو دن قبل تک روزانہ مطالعہ کی عادت جاری تھی اور شدید کمزوری کے عالم میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کتاب ’ایک بندۂ خدا‘ کو تیسری بار پڑھا۔ آپ کہتے تھے کہ ہر روز نئی بات سیکھو، پڑھو اور عمل کرو کیا پتہ کل زندگی ختم ہو جائے۔ اس اصول پر آپ تادم وصال عمل کرتے رہے۔ ترجمہ قرآن، دینی و دنیاوی علوم پر آپ کو عبور حاصل تھا۔ اس لئے کسی بھی شعبۂ زندگی کے فرد کے ساتھ جب آپ بات چیت کرتے تو اس شخص کو ایسے لگتا گویا وہ اپنے ہم خیال اور ہم پیشہ سے بات کر رہے ہوں۔ بچوں، جوانوں اور عمر رسیدہ لوگوں کے ساتھ ان کی دلچسپی کے مطابق زندہ دلی اور خندہ پیشانی سے بات کرتے، اسی لئے ہر دلعزیز تھے۔

مہمان نواز ایسے کہ آپ کا گھر خاندان کے قریبی اور دور کے رشتہ داروں کے لئے یکساں طور پر کھلا رہتا، صبح، شام حتّٰی کہ آدھی رات کو بھی مہمان آتے تو خندہ پیشانی سے ملتے۔ نہایت زیرک، تجربہ کار، امین، معاملہ فہم اور منصفانہ طبیعت کے حامل تھے۔ اسی لئے لوگ آپ سے مشورہ لیتے اور عمل بھی کرتے۔ ایک دفعہ گھر میں اگلے دو ماہ میں مہمانوں کی خاندان میں مختلف تقریبات کی وجہ سے آمد متوقع تھی۔ آپ نے بنک سے قرضہ لے لیا تاکہ مہمان نوازی میں کمی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کو بھی آپ کی یہ قربانی ایسی پسند آئی کہ اگلے سال سے انہیں غیر متوقع انعامی رقوم (ملازمتی بونس) مسلسل ملتے رہے۔ خاندان کی کئی بچیوں کے رشتہ میں مشاورت، اعزا کے بچوں اور بچیوں کی ملازمت کے معاملات میں براہ راست مدد اور مشورہ، تعلیم کے سلسلے میں نصائح دیتے رہتے۔

گھر کو صاف ستھرا رکھنا، ہر چیز اور سامان کو قرینے سے رکھنا، باغبانی، گھر کے آلات کو خود ہ مرمت کرنا، اچھی صحت کے لئے پیدل چلنا، کرکٹ، بیڈمنٹن کھیلنا، ذہنی جلا کے لئے سکریبل (Scrabble) کھیلنا اور قسما قسم کے عطر (Perfumes) استعمال کرنا آپ کے من پسند مشاغل میں سے تھے۔ صفائی پسند ایسے کہ کبھی روزانہ غسل اور وضو میں ناغہ نہیں کیا۔ کینسر کی علالت میں بھی اپنے کام خود کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتے، بیماری میں بھی اپنے کپڑے ضد کر کے خود استری کرتے۔ کینسر کے تابکاری علاج (radiation) کے تکلیف دہ ایام کو صبر سے برداشت کیا، نہ کبھی درد سے کراہتے، نہ کبھی شکوہ کیا۔ آخر ی علالت میں کہتے کہ ساری زندگی اللہ کے فضل سے اچھی گزری، یہ کینسر کی مشکل گھڑی بھی مشیتِ ایزدی ہے، جو ہوگا بہتر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے والد مرحوم اور ہماری والدہ (اللہ انہیں صحت والی لمبی زندگی دے) کو بے پناہ برداشت، وسعت حوصلہ اور صبر عطا کیا ہے۔ دونوں نے اپنی جوان بیٹی (ہماری پیاری بہن نزہت فخر) کی 2003ء میں صرف 29 سال کی عمر میں وفات کے صدمہ کو راضی بالرضا رہتے ہوئے قبول کیا اور بفضلہ تعالیٰ مثالی صبر کا مظاہرہ کیا۔ والد صاحب جوانی سے ہی کمر درد کے عارضہ میں بھی مبتلا تھے لیکن اس تکلیف کو آپ نے ہمیشہ خندہ پیشانی سے برداشت کیا، کہا کرتے اللہ کی آزمائش ہے وہ ہمت بھی دیتا رہتا ہے!!

والد صاحب، والدہ، میری ہمشیرہ تسنیم کوثر اور خاکسار کے کنبہ نے 2016ء میں کینیڈا ہجرت کر کے سکونت اختیار کی۔ والد صاحب کے لئے یہاں آکر پاکستان کے مقابلے میں سب سے بڑی خوشی، وضو کے لئے ہر وقت پانی کی موجودگی تھی۔۔۔! اسی طرح کئی دہائیوں بعد اپنی مسجد میں اذان سننا اور جماعت کو حاصل مجموعی آزادی پر بار بار شکر کرتے۔ کینسر کے آپریشن سے دو ہفتہ پہلے بھی شدید تکلیف میں مسجد جا کر اجلاس میں شرکت کی۔

اکثر کہا کرتے کہ جب کسی انسان کی تعریف کرو تو اس تعریف کو اللہ کی طرف منسوب کرو اور کہو، اللہ کا احسان ہے کہ اس نے یہ خوبی آپ میں ودیعت کی۔ اسی طرح غیر اللہ کے لئے عظیم کا لفظ استعمال کرنا آپ کو سخت ناگوار گزرتا۔ آپ ہمیں سمجھاتے ہوئے کہتے کہ عظیم صرف اللہ کی ذات ہے۔ کسی عام انسان کو عظیم (great) کہنا مناسب نہیں۔ اپنی یادداشتوں کی ڈائری میں انہوں نے وفات سے پہلے بطور وصیت ہمیں نماز اور تلاوت قرآن میں باقاعدگی، خلافت سے مضبوط تعلق قائم کرنے اور چندوں کی زیادہ سے زیادہ مدات میں تواتر اور دوام کے ساتھ شمولیت کی نصیحت کی۔

وفات

بفضلہ تعالیٰ ماسوائے دیرینہ کمر درد کے، آپ تمام عمر ذیابیطس، فشار خون اور دیگر بیماریوں سے آزاد رہے۔ آپ نے کبھی سگریٹ نوشی کی، نہ پان اور سپاری استعمال کی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے لئے کوئی تو سبب بننا تھا۔ چنانچہ اس سب احتیاط کے باوجود 2019ء میں گلے کا کینسر ہوگیا۔ مارچ 2019ء میں ٹرانٹو میں گلے کے کینسر کی تشخص ہوئی، جون میں 10 گھنٹے آپریشن کے بعد کینسر کی بافتوں کو نکال دیا گیا۔ ستمبر میں تابکاری علاج (radiation) ہوا، دسمبر تک ڈاکٹروں کے بقول گلے کا کینسر ٹھیک ہوگیا تھا۔ لیکن (Metastatic Relapse) ہوا اور اس بار فروری 2020ء میں پھیپھڑوں پر کینسر کا شدید حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر کرونا سے مکمل طور پر محفوظ رکھا، لیکن بایاں پھیپھڑا کینسر نے ناکارہ کر دیا، دوسرے پھیپھڑے میں کینسر کی وجہ سے پانی بھر گیا اسی حالت میں 9 جون 2020ء کو جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ احمدیہ قبرستان بریمپٹن، کینیڈا میں تدفین ہوئی۔ اِنا لِلّٰہِ وَاِنا اِلیہِ رَاجِعون ۔

آپ کی وفات کے موقع پر دنیا کے طول وعرض سے تعزیتی پیغام اس کثرت سے موصول ہوئے کہ جس نے ثابت کیا کہ قریبی اور دور کے اعزا و اقارب ہمارے پیارے ابی کے لئے کس قدر محبت اور تعظیم کے جذبات رکھتے تھے۔

بچھڑا کچھ اِس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اِک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا!

اللہ کرے کہ آپ خدائے بزرگ و برتر کی بے پناہ بخشش، مغفرت، رحمتوں اور برکتوں کے وارث ہوں اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپ کے ساتھ بے حد رحم کا سلوک کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ آمین

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

(سورۃ بنی اسرائیل 25:17)

مسلمان کی تعریف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے لے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔ اسے بے اثر نہ بناؤ اور اس کا وقار نہ گراؤ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصلوۃ، باب فضل استقبال القبل)

بقیہ از خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

اب تو گھروں کی چاردیواری میں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ جہاں مولوی کہتا ہے پولیس والے پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بدفطرت افسران اور ظالموں سے ملک کی اور ہماری جان چھڑائے اور ہر احمدی کو آزادی اور محفوظ طریق پر اپنے وطن میں رہنے کی توفیق ملے۔ اگر یہ دعائیں جاری رہیں تو ہم ان شاءاللہ جلد یہ دیکھیں گے کہ مخالفین کا انجام نہایت عبرت ناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے۔ آمین

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔5،12،19، 26 جنوری، 2، فروری 2021ء)

بقیہ از ذکرِ حبیبؑ

حافظ معین الدین صاحبؓ کی قربانی کا ذکر آتا ہے کہ ان کی طبیعت میں اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے قربانی کریں۔ خود اپنی حالت ان کی یہ تھی کہ نہایت عسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے۔ (نہایت تنگی کے ساتھ گزارا کرتے تھے۔) اور بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کر سکتے تھے۔ حضرت اقدس کا ایک خادمِ قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے (ان کو کچھ رقم پیش کر دیا کرتے تھے۔) لیکن حافظ صاحبؓ کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا تھا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پیش کر دیتے۔ اور کبھی کوئی تحریک سلسلے کی ایسی نہ ہوتی جس میں وہ شریک نہ ہوتے، خواہ ایک پیسہ ہی دیں۔ حافظ صاحبؓ کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی نہ ہوتی تھی۔

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین، جلد13 صفحہ293 مطبوعہ قادیان،1967ء)

تو یہ ان لوگوں کے چند نمونے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو سنا، سمجھا اور عمل کیا۔

(خطبہ جمعہ 7 جنوری 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ولادت

عزیزہ مائرہ احمد سلمہا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ارسلان احمد صاحب اور محترمہ ڈاکٹر ارم انم صدیق صاحبہ ریجائنا کو 3 فروری 2021ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ اس بچی کا نام ''مائرہ احمد'' تجویز ہوا ہے۔

عزیزہ مائرہ سلمہا، مکرم طاہر احمد صاحب اور محترمہ منصورہ طاہر صاحبہ، آٹواہ کی پوتی اور مکرم محمد صدیق صاحب اور محترمہ امۃ المتین صاحبہ ٹرانٹو کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ مائرہ احمد سلمہا کو درازیٔ عمر عطا کرے، خادمہ دین اور خلافت کی فدائی بنائے۔ آمین

بقیہ از اعلانات

اور اگلے روز 12 فروری 2021ء گیارہ بجے بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم معروف احمد صاحب ارلنگٹن نے دعا کرائی۔

آپ، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ہمدرد اور ملنسار تھے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔

مرحوم، مکرم کریم الحسن صاحب ٹرانٹو ویسٹ اور مکرم نصیرالدین صادق صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کے چچا تھے۔

☆ محترمہ وزیراں بی بی صاحبہ

10 ؍فروری 2021ء کو محترمہ وزیراں بی بی صاحبہ بریڈفورڈ جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن 12 ؍فروری 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں سوا بارہ بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسی ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ڈیڑھ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم طارق احمد ضیاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، منکسر المزاج، مہمان نواز، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم طارق ضیاء صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم طاہر ضیاء صاحب اور مکرم عزیز احمد صاحب بریڈفورڈ یادگار چھوڑے ہیں۔

یاد رہے کہ حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد وضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ واقارب نے ہی شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لیے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

☆ مکرم منظور احمد بھلّر صاحب

12 / جنوری 2021ء کو مکرم منظور احمد بھلّر صاحب ٹرانٹو ویسٹ 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن.

22/ جنوری 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں دو بجے مکرم عمران الحق بھٹی صاحب مربی سلسلہ ویسٹن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے فوراً بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ اس لئے دیگر اعزا و اقارب سے تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تادم آخر ثابت قدم رہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے بہت سے فضلوں سے بھی نوازا۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد و خیر خواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم عبدالشکور صاحب، مکرم سعید احمد صاحب اور مکرم منیر الحق صاحب ٹرانٹو ویسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم خورشید احمد قمر چوہدری صاحب

15 / جنوری 2021ء کو مکرم خورشید احمد قمر چوہدری صاحب پیس ویلج 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن.

18/ جنوری 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں سوا پانچ بجے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اور اگلے روز 19/ جنوری 2021ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، منکسر المزاج اور دعا گو بزرگ تھے۔ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ انور سلطانہ چوہدری صاحبہ تین بیٹے مکرم وسیم احمد طاہر چوہدری صاحب بیری جماعت، مکرم نسیم احمد طارق چوہدری صاحب وان، مکرم نعیم احمد ندیم چوہدری صاحب پیس ویلج اور ایک بیٹی محترمہ طیبہ مشہود صاحبہ آئر لینڈ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم میجر طاہر منہاس صاحب

18 / جنوری 2021ء کو مکرم میجر (ر) طاہر منہاس صاحب کیلیفورنیا، امریکہ 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن. کووڈ۔19 کی وجہ سے غیر معمولی تاخیر سے 16/ فروری 2021ء کو ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور اسی روز تدفین ہوئی۔

مرحوم امریکہ میں 1981ء سے قیام پذیر تھے۔ گیارہ سال تک ہیوسٹن میں رہے۔ ہیوسٹن کی پہلی احمدیہ مسجد کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔ بعدہ کیلیفورنیا چلے گئے اور تادم آخر وہیں مقیم رہے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔

مرحوم، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ انہیں بچوں اور بڑوں سے بات چیت کرنے کا سلیقہ اور ہنر آتا تھا، خوش مزاج، خوش گفتار تھے۔ طبیعت میں مزاح پایا جاتا تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ راشدہ منہاس صاحبہ دو بیٹے مکرم شاہد منہاس صاحب، مکرم ساجد منہاس صاحب، ایک بیٹی محترمہ رابعہ منہاس صاحبہ پرنسپل ایلیمنٹری سکول کیلیفورنیا اور ایک بھائی مکرم عامر منہاس صاحب یوکے اور تین بہنیں محترمہ شاہدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم منور مرزا صاحب ڈرہم، مکرم لبنٰی مجید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مجید احمد صاحب امریکہ اور محترمہ افشاں نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب بریمپٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ

24 جنوری 2021ء کو محترمہ محمودہ بیگم سیال صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالوہاب بھٹہ صاحب مرحوم آف بوریوالہ، لاہور میں 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن. ان کی تدفین دارالنصر ربوہ قبرستان میں ہوئی۔

مرحومہ، مکرم ابراہیم سیال صاحب اور محترمہ سائرہ بی بی سیال صاحبہ فیصل آباد کی بیٹی تھیں۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ نیک، صالح مخلص احمدی، سادگی پسند، ہمدرد اور خیر خواہ، وفا شعار، رشتہ داروں سے خلوص سے ملتیں، سخت مشکلات میں بھی انتہائی ثابت قدم رہتیں، مہمان نواز، بڑی باہمت، محنتی، صدقہ و خیرات، نماز کی پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ ان کا خلافت سے وفا کا

تعلق تھا۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مارکھم مکرمہ ڈاکٹر روبینہ فوزیہ احمد صاحبہ زوجہ مکرم کیپٹن جمیل احمد صاحب سابق زعیم انصار اللہ وسیکرٹری تربیت مارکھم کی والدہ تھیں۔ ان کے علاوہ پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عبدالمصور وقار بھٹہ صاحب، سیکرٹری وقفِ جدید ونومبائعین ضلع لاہور اور ناظم وقفِ جدید ضلع لاہور اور مکرم عبد الناصر بھٹہ صاحب بوریوالہ، اور بیٹی مکرمہ امتہ الوسیم صاحبہ، سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ بوریوالہ ودوکوٹہ، میلسی زوجہ مکرم مسعود احمد اصغر صاحب، ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع وہاڑی وصدر جماعت احمدیہ دوکوٹہ یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ، مکرم مشہود الرحمان قمر صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ کی نانی جان تھیں۔ مکرمہ صدیقہ بیگم ہرل آف ویسٹرن نارتھ ویسٹ، کینیڈا کی چھوٹی بہن تھیں۔ مرحومہ کے اور بھی اعزاوا قارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم شیخ محمد سلیم صاحب

29 جنوری 2021ء کو مکرم شیخ محمد سلیم صاحب ڈرہم جماعت 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن یکم فروری 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مرحوم کے داماد مکرم حافظ عطاء الحیٔ صاحب مانٹریال نے دعا کرائی۔

آپ کیمسٹ تھے اور وہاڑی میں ان کا میڈیکل سٹور تھا۔ ضرورت مندوں کی مدد کرتے، بہت ہی ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔ آپ کے ایک داماد مکرم عبدالحی رانجھا صاحب مرحوم، حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کرنے والے اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نسیمہ سلیم صاحبہ اور چھ بیٹیاں محترمہ شازیہ سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم شہزاد سعید صاحب آشوا، محترمہ آسیہ شیخ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ زاہد محمود صاحب، محترمہ بشریٰ سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض احمد خاں صاحب، محترمہ عائشہ سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم سید مبشر احمد صاحب، محترمہ مونا سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر محمود قریشی صاحب ڈرہم جماعت اور محترمہ ثانیہ احمد شیخ صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ عطاء الحی صاحب مانٹریال یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم اظہر محمود صاحب

یکم فروری 2021ء کو مکرم اظہر محمود صاحب ٹرانٹو جماعت 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

3 فروری 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم فرحت ناصر صاحب سابق لوکل امیر ٹرانٹو نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم محمد احمد انور صاحب ٹرانٹو نے دعا کرائی۔

مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد وخیرخواہ تھے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ شاہین صاحبہ، ایک بیٹی محترمہ صالح شاہ صاحبہ امریکہ اور برادر نسبتی مکرم زاہد انور صاحب ٹرانٹو یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم رشید احمد آفتاب صاحب

9 فروری 2021ء کو مکرم رشید احمد آفتاب صاحب ملٹن ایسٹ جماعت 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

10 فروری 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد بریمپٹن میموریل قبرستان میں دو بجے تدفین ہوئی اور مکرم محمد حنیف صاحب شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا ایبری نے دعا کرائی۔

آپ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت محمد دین کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ہمدرد وخیرخواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ انہیں مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ صدق ووفا کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ روبینہ رشید صاحبہ ملٹن ایسٹ، تین بیٹے مکرم عامر رشید صاحب، مکرم خاور رشید صاحب، مکرم بہزاد رشید صاحب یوکے اور تین بیٹیاں محترمہ آصفہ عثمان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عثمان صاحب ملٹن ایسٹ، محترمہ عاصمہ خالد صاحبہ اہلیہ مکرم خالد محمود صاحب بریمپٹن ایسٹ اور محترمہ عظمیٰ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم صائم ملک صاحب امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم عبدالرحمٰن کھوکھر صاحب

10 فروری 2021ء کو مکرم عبدالرحمٰن کھوکھر صاحب ٹرانٹو ویسٹ جماعت 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

11 فروری 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے چھ بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(باقی صفحہ 38)